وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ

مُنکرینِ حدیث

کے شبہات اور اُن کا رد

www.KitaboSunnat.com

ابو حمزہ پروفیسر
سعید مجتبیٰ سعیدی

دار الابلاغ
DARULIBLAGH

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقيق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر واشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبيه ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشر واشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مُنکرینِ حدیث

کے شبہات

اور ان کا رد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

DARULIBLAGH
دار الابلاغ
کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ

جملہ حقوق اشاعت برائے دار الابلاغ محفوظ ہیں

مُنکرینِ حدیث

کے شبہات اور ان کا رد

تالیف ....

ترجمہ .... ابوحمزہ پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی

اعداد: .... محمد طاہر نقاش

پہلا ایڈیشن .... جنوری 2009ء

پاکستان میں ہماری کتب مندرجہ ذیل اداروں سے مل سکتی ہیں

- لاہور۔ دار الاندلس۔ مرکز القادسیہ 7230549۔ دار السلام شوروم 7232400۔ مکتبہ قدوسیہ 7230585۔ مکتبہ سلفیہ 7237184۔ کتاب سرائے 7320318۔ اسلامی اکیڈمی 7357587۔ نعمانی کتب خانہ 7321865۔ مکتبہ رحمانیہ 7224228۔ مکتبہ دار الھدیٰ 7639557۔ البلاغ 3-5717842۔
- راولپنڈی۔ تجلیات طیبہ کشمیری بازار۔ 5535168۔ اسلام آباد۔ المسعود اسلامک بکس 2261356۔ البلاغ 2281420۔
- کراچی۔ دی بک ڈسٹری بیوٹرز 7787137، مکتبہ دار القرآن، 021-2211998 علمی کتب خانہ اردو بازار 2628939۔
- فیصل آباد۔ مکتبہ اسلامیہ بیرون امین پور بازار، 631204۔ مکتبہ اہلحدیث امین پور بازار 041-2629292، 0300-6628021
- پشاور۔ معراج کتب خانہ 214720۔ حیدر آباد۔ مکتبہ دعوت السلفیہ 0333-2607264
- سیالکوٹ۔ مکتبہ رحمانیہ، ناصر روڈ سیالکوٹ 052-4591911

دار الابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز
رحمن مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون: 0300-4453358, 042-7361428

20125
نمبر ....

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ

مُنکرینِ حدیث

کے شبہات اور اُن کا رد

ابو حمزہ پروفیسر
سعید مُجتبیٰ سعیدی

دارُالابلاغ
کتاب و سنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ
دارالابلاغ
DARULIBLAGH

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئینہ کتاب

- حرف چند ۷
- تمہید ۸
- سنت کا لغوی معنی ۹
- سنت اور حدیث مترادف ہیں ۱۱
- حدیث رسول کی تشریعی حیثیت ۱۳
- سنت کی اہمیت ۱۴
- ترک سنت گمراہی ہے ۱۵
- احادیث کو حفظ اور بیان کرنے کی ترغیب ۱۵
- سنت کے بغیر قرآن فہمی مشکل ۱۷
- نبی کریم ﷺ قرآن کریم کے شارح ہیں ۱۹
- حدیث بھی منجانب اللہ ہے ۲۱
- وحی خفی کا قرآن کریم سے اثبات ۲۲
- نبی کو کتاب کے ساتھ الحکمت بھی عطا کی گئی ۲۵
- انکار سنت کی ابتداء ۲۶
- انکار حدیث کی ضرورت ۲۶
- خوارج اور معتزلہ کا خاتمہ اور اس کے اسباب ۲۷
- چند مشہور منکرین حدیث ۲۸
- منکرین حدیث کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی پیشن گوئی ۲۹
- منکرین حدیث کے مغالطات ۳۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ مغالطہ (۱) رسول اللہ نے کتابت حدیث سے منع کیا ۳۴
❀ مغالطہ (۲) قرآن کریم کے مخالف احادیث قابل حجت نہیں ۵۱
❀ مغالطہ (۳) اطاعت رسول کا حکم آپ کی زندگی تک ہی تھا ۵۳
❀ مغالطہ (۴) حدیث تاریخ کی حیثیت رکھتی ہے ۵۴
❀ مغالطہ (۵) احادیث ظنی الثبوت ہیں ۵۵
❀ مغالطہ (۶) الحکمۃ سے مراد حدیث نہیں ۵۶
❀ مغالطہ (۷) قرآن میں ہر چیز کا بیان ہے ۵۷
❀ مغالطہ (۸) ہمارے لیے قرآن ہی کافی ہے ۵۸
❀ مغالطہ (۹) لہو الحدیث سے استدلال ۵۹
❀ مغالطہ (۱۰) صرف قرآن ہی سے نصیحت کرو ۶۰
❀ مغالطہ (۱۱) قرآن مجید کی آیت سے استدلال ۶۰
❀ مغالطہ (۱۲) کتابت حدیث کا حکم نہیں ۶۱
❀ مغالطہ (۱۳) حدیث قطعی الثبوت نہیں ۶۲
❀ مغالطہ (۱۴) منصب رسالت صرف قرآن پہنچانا ہے ۶۴
❀ مغالطہ (۱۵) احادیث غیر معتبر ہیں ۶۵
❀ مغالطہ (۱۶) حدیث حجت نہیں ۶۶
❀ مغالطہ (۱۷) خبر واحد حجت نہیں ۶۷
❀ مغالطہ (۱۸) اطاعت رسول سے مراد اطاعت قرآن ہے ۶۸
❀ مغالطہ (۱۹) حدیث وحی نہیں ۶۹
❀ مغالطہ (۲۰) اللہ نے حفاظت حدیث کا ذمہ نہیں لیا ۷۱

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ چند

قرآنِ مجید کے بعد حدیث نبوی (ﷺ) اسلامی احکام اور تعلیمات کا دوسرا بڑا ماخذ ہے۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ خود قرآنِ کریم کو ٹھیک ٹھیک سمجھنا، اس سے احکام اخذ کرنا اور رضائے الٰہی کے مطابق اس پر عمل کرنا بھی حدیث وسنت کی رہنمائی کے بغیر ممکن نہیں۔ لیکن اس کے باوجود بھی بعض گمراہ اور گمراہ گر حضرات حدیث کی حجیت واہمیت کو مشکوک بنانے کی ناکام کوششوں میں دن رات مصروف ہیں اور آئے دن حدیث کے متعلق طرح طرح کے شکوک وشبہات پیدا کرتے رہتے ہیں۔ لیکن الحمد للہ علمائے امت نے ہر دور میں عقل وخرد سے پیدل ان گمراہوں کا خوب تعاقب کیا ہے اور ان کے بودے اور تارِ عنکبوت سے بھی کمزور اعتراضات کے خوب مدلل ومسکت جوابات دیے ہیں۔

زیر نظر کتابچہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جو دراصل ہمارے انتہائی مخلص اور لائق صد احترام بزرگ فضیلۃ الشیخ محترم جناب پروفیسر سعید مجتبیٰ السعیدی ﷾ کا وہ یادگار لیکچر ہے جو آپ نے جمعیۃ احیاء التراث الاسلامی کویت کی جانب سے جامعہ لاہور الاسلامیہ میں علمائے کرام کی ایک سات روزہ تربیتی ورکشاپ میں ۲۰۰۵ء بروز اتوار کو دیا، جسے سامعین نے بے حد پسند کیا۔ بعد ازاں احباب ''ماہنامہ دعوتِ اہل حدیث'' کی درخواست پر آپ نے اسے ایک مقالے کی شکل میں مزید علمی اضافوں کے ساتھ ''دفاع حدیث نمبر'' کے لیے ارسال فرمایا۔

اب اس کی اہمیت اور احباب کے مزید اصرار پر اس میں مزید علمی وتحقیقی ہیرے جواہرات جمع کر کے ادارہ ''دار السعادۃ'' استفادہ عام کی غرض سے الگ کتابچے کی شکل میں پیش کر رہا ہے۔ بظاہر یہ ایک مختصر سا کتابچہ ہے لیکن علم سے لبریز ہے۔ اس کی جامعیت کے پیش نظر یہی کہا جا سکتا ہے کہ سمندر کوزے میں بند کر دیا گیا ہے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتابچے کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے نوازے اور اس کے مؤلف، ناشر ودیگر جملہ معاونین کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے، آمین یا رب العالمین۔

والسلام

خادم العلم والعلماء

محمد ارشد کمال، سکیم موڑ لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہید

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ۔ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ۔ وَعَلٰى مَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ: اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ﴾

(الجمعة:۶۲/ ۲)

”اللہ وہ ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا وہ اللہ کی آیات ان لوگوں کے سامنے تلاوت کرتا اور ان کا تزکیہ کرتا اور انھیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ یقیناً یہ لوگ اس کے آنے سے پہلے صریح گمراہی میں تھے۔“

((وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهٖ)) ①

---

① موطا مالك، كتاب القدر، باب النهى عن القول بالقدر، رقم:۱۱۶۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے بلاغاً روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جب تک تم ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ ایک تو اللہ کی کتاب ہے اور دوسری اس کے رسول ﷺ کی سنت۔''

((وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَاْتِيْهِ الْاَمْرُ مِنْ اَمْرِىْ مِمَّا اَمَرْتُ بِهٖ اَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ لَا نَدْرِىْ مَا وَجَدْنَا فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ اِتَّبَعْنَاهُ)) [1]

''عبید اللہ بن ابی رافع اپنے والد ابورافع رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم میں سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ اپنے تخت پر براجمان ہو، اس کے پاس میری کوئی بات پہنچے جس کا میں نے حکم دیا یا اس سے منع کیا ہو تو وہ کہے کہ ہم ان کو کچھ نہیں سمجھتے۔ جو کچھ اللہ کی کتاب میں ہوگا ہم تو صرف اسی کی پیروی کریں گے۔''

سنت کا لغوی معنی

القاموس، لسان العرب اور لغت کی دیگر کتابوں میں لکھا ہے کہ سنت کا لغوی معنی ''طریقہ'' ہے۔

قرآنِ کریم اور احادیث مبارکہ میں بھی بہت سے مقامات پر سنت کا لفظ ''طریقہ'' کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

مثلاً اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِىْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا﴾

(الفتح:۴۸/ ۲۳)

[1] ابوداود، کتاب السنة، باب فی لزوم السنة، رقم:۴۶۰۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یہ اللہ کا طریقہ ہے جو پہلے سے چلا آ رہا ہے اور آپ اللہ کی سنت یعنی اس کے طریقے میں کوئی تبدیلی نہ پائیں گے۔''

نیز ارشاد ہے:

﴿سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَ لَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا﴾

(بنی اسرائیل:۱۷/ ۷۷)

''ان رسولوں کے طریقے کی مانند جنھیں ہم نے آپ سے پہلے بھیجا اور آپ ہماری سنت یعنی طریقے میں کوئی تبدیلی نہ پائیں گے۔''

ایک حدیث میں ہے:

((لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ)) ①

''آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ ضرور بالضرور اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقے پر چلو گے۔''

ایک اور حدیث میں ہے:

((فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي)) ②

''جس نے میرے طریقے سے اعراض کیا۔''

نیز رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

((اَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ)) ③

''چار کام تمام رسولوں کے طریقوں میں سے ہیں۔''

الخبر، السنۃ، الحدیث، الاثر

یہ چاروں الفاظ لغوی طور پر اپنا الگ الگ مفہوم رکھتے ہیں، تاہم اہل اصول نے

① بخاری، کتاب الاعتصام، باب قول النبی ﷺ: ((لتتبعن سنن من کان قبلکم)) رقم:۷۳۲۰۔

② صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب الترغیب فی النکاح، رقم:۵۰۶۳۔

③ ترمذی کتاب النکاح، باب ما جاء فی فضل التزویج......، رقم:۱۰۸۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سب کو مترادف بھی استعمال کیا ہے۔

ائمہ حدیث اور فقہائے کرام نے حدیث اور سنت کو خاص معنی میں بھی استعمال کیا ہے، لیکن جہاں وہ شرعی اصول وضوابط اور ادلہ کا ذکر کرتے ہیں تو وہ انھیں ہم معنی ومترادف استعمال کرتے ہیں، اور بعض اوقات تو وہ ''خبر'' کا لفظ بھی استعمال فرماتے ہیں جو ان دونوں سے اعم ہے مگر اس سے مراد وہی مفہوم ہوتا ہے جو سنت یا حدیث کا ہوتا ہے۔

مثلاً صحیح ابن خزیمہ میں کتاب الوضوء کے پہلے باب کی تبویب یوں ہے:

((بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الثَّابِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِأَنَّ اِتمامَ الْوُضُوْءِ مِنَ الْإِسْلَامِ))

اسی طرح باب ۲۷ کے الفاظ اس طرح ہیں:

((بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِ عَلٰى خُرُوْجِ الدَّمِ مِنْ غَيْرِ مَخْرَجِ الْحَدَثِ لَا يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ))

اسی طرح ''اثر'' کا لفظ بھی حدیث وسنت کے معنی میں مستعمل ہے۔

سنت اور حدیث مترادف ہیں

بعض اہل علم سنت اور حدیث کو الگ الگ مفہوم میں لیتے ہیں مگر محدثین اصحابِ اصول کے ہاں یہ دونوں لفظ مترادف یعنی ہم معنی ہیں۔

((اَمَّا السُّنَّةُ فَتُطْلَقُ فِي الْاَكْثَرِ عَلٰى مَا اُضِيفَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ تَقْرِيْرٍ فَهِيَ مُرَادِفَةٌ لِلْحَدِيْثِ عِنْدَ عُلَمَاءِ الْاُصُوْلِ)) ①

کہ عام طور پر رسول اللہ ﷺ کے کسی فعل، قول یا تقریر کو سنت کہتے ہیں اور علماء اصول کے ہاں یہ لفظ (سنت) حدیث کا مترادف یعنی ہم معنی ہے۔

① توجیه النظر للجزائری، ص:۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اَمَّا السُّنَّةُ فَهِیَ لُغَةً الطَّرِيْقَةُ وَاِصْطِلَاحًا مُرَادِفَةٌ لِلْحَدِيْثِ)) ①

کہ لغوی طور پر سنت، طریقے کو کہتے ہیں اور اصطلاحی طور پر یہ لفظ حدیث کا ہم معنی ہے۔

((وَالسُّنَّةُ هٰهُنَا مَا صَدَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ الْقُرْآنِ مِنْ قَوْلِ وَيُسَمّٰى الْحَدِيْثُ اَوْ فعل او تقرير)) ②

کہ رسول اللہ ﷺ کا جو قول قرآن کے علاوہ ہو اُسے حدیث نیز آپ کے قول، فعل اور تقریر کو سنت کہتے ہیں۔

((يُطْلَقُ لَفْظُ السُّنَّةِ عَلٰى مَا جَاءَ مَنْقُوْلًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ تَقْرِيْرٍ)) ③

کہ رسول اللہ ﷺ سے جو قول، فعل یا تقریر منقول ہو اس پر ''سنت'' کا اطلاق کیا جاتا ہے۔

((اَلسُّنَّةُ اَمَّا شَرْعًا فَهِيَ قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ وَفِعْلِهٖ وَتَقْرِيْرِهٖ)) ④

شرعاً نبی ﷺ کے قول، فعل یا تقریر کو سنت کہا جاتا ہے۔

ان تمام اہل اصول کی عبارات سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے قول، فعل اور تقریر کو ہی سنت کہا جاتا ہے۔

حدیث اور سنت میں تفریق کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے قول کو حدیث اور آپ کے فعل کو سنت کہنا محققین اہل اصول کے ہاں معروف نہیں۔قول اور فعل کا معنی تو واضح ہے۔

---

① لقط الدرر، ص:

② القول المأمول فی فن الاصول، ص:۷۸۔

③ اصول الفقه للخضری۔

④ حصول المأمول، ص:۲۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریر سے مراد یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں کوئی کام کیا گیا ہو یا کوئی بات کہی گئی ہو اور آپ سے اس کی نکیر منقول نہ ہو گویا آپ ﷺ نے خاموش رہ کر اس کی تصدیق وتائید فرمائی ہو، اسے اصطلاح میں ''تقریر'' کہتے ہیں۔

حدیث رسول ﷺ کی تشریعی حیثیت

شریعت اسلامیہ کا پہلا ماخذ قرآنِ کریم اور دوسرا ماخذ سنت وحدیث ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: www.KitaboSunnat.com

﴿وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ﴾ (النحل:۱۶/ ۴۴)

''اور ہم نے آپ پر یہ ذکر (قرآن) نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کے سامنے بیان کریں جو کچھ ان کی طرف (ان کی ہدایت کے لیے) نازل کیا گیا اور تاکہ وہ (اس میں) غور وفکر کریں۔''

﴿وَ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِلا وَ هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ﴾ (النحل:۱۶/ ۶۴)

''اور ہم نے آپ پر یہ کتاب صرف اس لیے نازل کی ہے کہ آپ ان پر وہ چیز واضح کر دیں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں اور یہ کتاب ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔''

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ﴿﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾ (النجم:۵۳/ ۳، ۴)

''اور وہ (نبی) اپنی خواہش سے نہیں بولتا وہ جو کچھ بولتا ہے اللہ کی طرف سے وحی ہوتی ہے۔''

﴿وَ مَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ (الحشر:۵۹/ ۷)

''اور اللہ کا رسول تمہیں جو کچھ دے وہ لے لو اور جس چیز سے منع کرے تم اس سے باز رہو۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ (آلِ عمران:۳/۱۳۲)

''اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔''

﴿مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ (النساء:۴/ ۸۰)

''جس نے رسول کی اطاعت کی تو اس نے اللہ ہی کی اطاعت کی۔''

﴿قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ﴾ (آلِ عمران:۳/ ۳۱)

''اے نبی ﷺ! ان لوگوں سے کہہ دیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔''

﴿فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ﴾ (النور:۲۴/ ۶۳)

''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو انہیں ڈرنا چاہیے کہ مبادا انہیں کوئی آزمائش آ پڑے یا کوئی دردناک عذاب ان کو آن لے۔''

www.KitaboSunnat.com

سنت کی اہمیت

سنت کی تشریعی حیثیت کے تحت جو آیات ذکر ہوئی ہیں، قرآنِ کریم میں اس مفہوم کی مزید بیسیوں آیات موجود ہیں، ان سب سے سنت کی اہمیت عیاں ہوتی ہے۔

تاہم نبی ﷺ کی اطاعت امت کے لیے ذریعہ ہدایت ہے۔ کیوں کہ اگر نبی کی اطاعت نہ کی جائے تو نبی پر ایمان لانے کا کوئی معنی نہیں رہتا۔ چناں چہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْهِ مَا حُمِّلَ وَ عَلَیْکُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ وَ اِنْ تُطِیْعُوْهُ تَهْتَدُوْا وَ مَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ﴾ (النور:۲۴/ ۵۴)

''اے نبی ﷺ! آپ ان لوگوں سے کہہ دیں کہ اللہ کی اطاعت کرو اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول کی اطاعت کرو۔ اگر تم ان کی اطاعت سے منہ موڑو گے تو یاد رکھو کہ رسول کی صرف وہی ذمہ داری ہے جس کا اسے مکلف ٹھہرایا گیا ہے اور تمہارے ذمے صرف وہ ہے جس کے تم مکلف ٹھہرائے گئے ہو۔ اگر تم اس (رسول) کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور رسول کے ذمے تو صرف اتنا ہے کہ وہ کھول کر لوگوں کے سامنے بیان کر دے۔"

ترکِ سنت گمراہی ہے:

((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ یَّلْقَی اللّٰهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْیُحَافِظْ عَلٰی هٰؤُلَاءِ الصَّلَوٰاتِ حَیْثُ یُنَادٰی بِهِنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِیِّکُمْ سُنَنَ الْهُدٰی وَاِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰی وَلَوْ اَنَّکُمْ صَلَّیْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ کَمَا یُصَلِّیْ هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِیْ بَیْتِهٖ لَتَرَکْتُمْ سُنَّةَ نَبِیِّکُمْ وَلَوْ تَرَکْتُمْ سُنَّةَ نَبِیِّکُمْ لَضَلَلْتُمْ)) ①

"عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جو آدمی چاہتا ہے کہ وہ کل اللہ تعالیٰ کو مسلمان ہونے کی حالت میں ملے، اسے چاہیے کہ جب نمازوں کے لیے اذان ہو تو وہ ان نمازوں کی حفاظت کرے۔ اللہ نے تمہارے نبی کے لیے ہدایت کے طریقوں کو مشروع کیا ہے، اور یہ نمازیں بھی سنن الہدیٰ یعنی ہدایت کے طریقوں میں سے ہیں، اگر تم اپنے گھروں میں نمازیں ادا کرو جیسا کہ جماعت سے پیچھے رہنے والا فلاں آدمی اپنے گھر میں نماز ادا کرتا ہے تو تم اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ بیٹھو گے، اور اگر تم نے نبی کی سنت یعنی اس کے طریقہ کو چھوڑ دیا تو گمراہ ہو جاؤ گے۔"

احادیث کو حفظ اور بیان کرنے کی ترغیب

حدیث کی اہمیت کے پیش نظر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو ان کے یاد کرنے

① صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب صلاۃ الجماعۃ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دوسروں تک پہنچانے کی ترغیب دلائی ہے، اور اس پر عمل کرنے والوں اور اس کی درس وتدریس میں مشغول رہنے والوں کے حق میں آپ نے دعا فرمائی ہے:

((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَءً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى لَهُ مِنْ سَامِعٍ)) ①

"عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ اس آدمی کو خوش وخرم رکھے جس نے ہم سے کوئی بات (حدیث) سن کر اسے من وعن دوسروں تک پہنچایا۔ بسا اوقات اصل سننے والے کی نسبت اس کے شاگرد اس بات کو زیادہ سمجھنے اور یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔"

((عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَءً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيْهٍ)) ②

"زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس انسان کو خوش وخرم رکھے جس نے ہم سے حدیث سن کر اسے یاد رکھا۔ یہاں تک کہ اسے دوسروں تک پہنچایا۔ کئی حاملین علم ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے شاگردان سے بڑھ کر فقیہ ہوتے ہیں اور کئی حاملین علم خود (اتنے) فقیہ نہیں ہوتے۔"

---

① ترمذی، کتاب العلم، باب ما جاء فی الحث علی تبلیغ السماع، رقم:٢٦٥٧۔

② ترمذی، کتاب العلم، باب ما جاء فی الحث علی تبلیغ السماع، رقم:٢٦٥٦۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنت کے بغیر قرآن فہمی مشکل اور قرآنی احکام پر کما حقہ عمل کرنا ناممکن ہے

سنت وحدیث قرآن کریم کے مفاہیم کی وضاحت ہے، اس کے بغیر قرآنی احکام کا مفہوم اور ان پر عمل کرنا ممکن نہیں۔ اس سلسلہ میں بطور مثال چند آیات پیش ہیں:

﴿وَ الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ﴾ (التوبۃ:۹/ ۳۴)

''اور جو لوگ سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو آپ انہیں دردناک عذاب کی خبر سنا دیں۔''

اب اس آیت میں سونا چاندی یعنی دولت جمع کرنے اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنے پر مذمت اور وعید بیان ہوئی ہے۔ اس سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ مال ودولت جمع کرنا قرآنی حکم کے خلاف ہے۔ اگر مال ودولت جمع کرنے کی علی الاطلاق اجازت نہ ہوتو وراثت، تجارت، زکوٰۃ وغیرہ کے جملہ احکام لغو قرار پائیں گے۔

احادیث سے پتا چلتا ہے کہ جس مال میں سے زکوٰۃ ادا نہ کی جائے ایسا مال جمع کرنا باعث وبال ہے، اور جس مال کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے وہ جائز اور حلال ہے۔ یہ وضاحت احادیث سے ملتی ہے۔

﴿اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ﴾ (التوبۃ:۹/ ۳۶)

''اللہ نے جس دن سے زمین اور آسمانوں کو پیدا کیا اس دن سے اللہ کی کتاب میں اس کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ ہی ہے۔ ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔''

حرمت والے یہ چار مہینے کون کون سے ہیں؟ اس کی وضاحت اور اس سوال کے جواب میں قرآنِ کریم خاموش ہے۔ اس کے لیے ہمیں راہنمائی سنت وحدیث سے ملتی ہے کہ سال کے فلاں فلاں چار مہینے حرمت والے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِىْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ﴾ (النساء:۴/ ۱۲)

احکامِ وراثت کے ضمن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ترکہ کی تقسیم وصیت اور قرضہ کی ادائیگی کے بعد ہو۔ مگر قرآن میں یہ تفصیل نہیں ملتی کہ وصیت کس کے حق میں کی جاسکتی ہے؟ اور مال کی کتنی مقدار میں وصیت کرنے کی اجازت ہے؟ اس کی وضاحت و تفصیل کے لیے حدیث وسنت کی طرف مراجعت کی جائے تو تمام تفاصیل مل جاتی ہیں۔ اس سے بھی واضح ہوا کہ قرآنی احکام کو صحیح طور پر سمجھنے اور ان پر کماحقہ عمل کرنے کے لیے سنت کا علم از حد ضروری ہے۔ اسی سے قرآنی احکام کی صحیح صورت کا تعین ہوتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُو الزَّكٰوةَ﴾ (البقرۃ:۲/ ۸۳)

قرآنِ کریم میں یہ حکم بار بار آیا ہے مگر نماز کے اوقات، اس کی رکعات اور اس میں پڑھے جانے والے اذکار کی تفصیل کے بارے میں قرآنِ کریم خاموش ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ کس مال سے، کس مقدار میں اور کب دی جائے؟ اس کی تفصیلات بھی قرآنِ کریم سے نہیں ملتی۔ یقیناً ان احکامات کے سلسلہ میں سنت کی طرف مراجعت کی جائے گی۔ سنت سے اعراض کرنے والے اب تک نماز اور زکوٰۃ کے تفصیلی احکام بیان کرنے سے قاصر ہیں۔

﴿وَ السَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا﴾ (المائدۃ:۵/ ۳۸)

''مرد چوری کرے یا عورت، تم ان کے ہاتھ کاٹ دو۔''

قرآنِ کریم کی اس آیت مبارکہ میں چور کا ہاتھ کاٹنے کا علی الاطلاق حکم آیا ہے۔ عربی میں ''ید'' یعنی ہاتھ کا اطلاق انگلی سے بغل تک یعنی پورے بازو پر ہوتا ہے۔ اب ہاتھ کہاں سے کاٹا جائے؟ اس کا تعین حدیث سے ہوتی ہے کہ چوری کرنے والے کا ہاتھ کلائی سے کاٹا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ قرآنِ کریم کے شارح ہیں

گزشتہ تصریحات سے واضح ہو چکا ہے کہ قرآن فہمی کے لیے سنت وحدیث سے راہنمائی لینا ازحد ضروری ہے۔ اس کے بغیر قرآنِ کریم کا منشا سمجھنا اور اس پر عمل کرنا ممکن نہیں۔ اس کا یہ مفہوم قطعاً نہیں کہ معاذ اللہ قرآنی احکام ناقص، نامکمل یا مبہم ہیں جن کے لیے نبوی توضیح لازم قرار دی گئی۔ بلکہ اس کا مفہوم صرف اس قدر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حسب ضرورت قانون کا ضروری حصہ خود بیان فرما دیا اور اس کی توضیح اپنے رسول ﷺ کے ذریعے کرائی۔

گزشتہ تفصیل کے تتمہ کے طور پر ہم مزید چند آیات کی طرف راہنمائی کریں گے جن سے پتا چلے گا کہ واقعی نبوی توضیحات کے بغیر قرآنی آیات کا مفہوم سمجھا ہی نہیں جا سکتا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ لَقَدْ اٰتَیْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ﴾ (الحجر:۱۵/ ۸۷)

''ہم نے آپ کو بار بار دہرائی جانے والی سات آیات اور قرآنِ عظیم عنایت کیا۔''

ان سات آیات سے کون سی آیات مراد ہیں؟ اس بارے میں قرآنِ کریم وضاحت پیش نہیں کرتا۔ حدیث سے پتا چلتا ہے کہ ان سے مراد سورۃ الفاتحہ ہے۔ ①

﴿وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّ سَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ﴾ (البقرۃ:۲/ ۱۴۳)

''اور اسی طرح ہم نے تمھیں معتدل امت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ رہو۔''

یہاں یہ نہیں بتایا گیا کہ یہ گواہی کب ہوگی؟ کہاں ہوگی؟ کن کے حق میں یا کن

---

① صحیح بخاری، رقم: ۴۴۷۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خلاف ہوگی؟ اس کی وضاحت حدیث وسنت میں ہے کہ یہ گواہی قیامت کے دن امت محمد یہ کی طرف سے گزشتہ انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتوں کے بارے میں ہوگی۔ ①

﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى﴾ (البقرۃ:۲/ ۲۳۸)

''(ایمان والو!) تم تمام نمازوں کی اور''نمازِ وسطیٰ'' کی حفاظت کرو۔''

یہاں ''الصلوٰۃ الوسطیٰ'' سے کیا مراد ہے؟ قرآنِ کریم میں اس کی وضاحت نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اس سے ''صلوٰۃ العصر'' مراد ہے۔ ②

﴿وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ﴾ (الانعام:۶/ ۵۹)

''اور غیب کی چابیاں اللہ ہی کے پاس ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔''

غیب کی ان چابیوں کی تعداد کتنی ہے اور ان سے کیا مراد ہے؟ قرآنِ کریم اس کی وضاحت نہیں کرتا۔ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق یہ پانچ ہیں، جن کا ذکر سورۃ لقمان میں آیا ہے۔ ③

﴿اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ۔ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ﴾ (القدر:۹۷/ ۱۔۳)

قرآنِ کریم نے بیان نہیں کیا کہ ''لیلۃ القدر'' کون سی رات ہے؟ یہ کس مہینے میں ہے؟ اس کا بیان حدیث اور سنت میں آیا ہے کہ یہ رات ماہِ رمضان میں ہے اور آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہے۔

اس تفصیل سے واضح ہوا کہ نبی ﷺ کا منصب صرف اتنا نہ تھا کہ آپ ﷺ قرآنی احکام اللہ کی طرف سے حاصل کر کے انسانوں کو صرف سنا دیں اور پہنچا دیں بلکہ ان کی تشریح، تبیین اور توضیح ووضاحت کرنا بھی آپ کے منصب میں شامل تھا۔ گویا

---

① صحیح بخاری، رقم: ۴۴۸۷۔

② صحیح بخاری، رقم: ۴۵۳۳۔

③ صحیح بخاری، رقم: ۴۷۷۷، ۴۷۷۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کے اقوال وافعال قرآنِ کریم کی تشریح ہیں۔

حدیث بھی منجاب اللہ ہے

((عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْ کَرِبَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ: اَلَا اِنِّیْ اُوْتِیْتُ الْکِتَابَ وَمِثْلَہٗ مَعَہٗ، اَلَا یُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلٰی اَرِیْکَتِہٖ یَقُوْلُ: عَلَیْکُمْ بِھٰذَا الْقُرْآن، فَمَا وَجَدْتُّمْ فِیْہِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحِلُّوْہُ، وَمَا وَجَدْتُّمْ فِیْہِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْہُ، اَلَا لَا یَحِلُّ لَکُمُ الْحِمَارُ الْاَھْلِیُّ، وَلَا کُلُّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السَّبُعِ، وَلَا لُقَطَۃُ مُعَاھِدٍ اِلَّا اَنْ یَسْتَغْنِیَ عَنْھَا صَاحِبُھَا، وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَیْھِمْ اَنْ یَقْرُوْہُ، فَاِنْ لَّمْ یَقْرُوْہُ فَلَہٗ اَنْ یُعْقِبَھُمْ بِمِثْلِ قِرَاہُ)) ①

مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خبردار! مجھے اللہ کی طرف سے کتاب اور اس جیسی ایک دوسری چیز اس کے ساتھ عطا کی گئی ہے یعنی سنت وحدیث عنقریب ایک کھاتا پیتا، خوشحال، اپنے تخت پر براجمان آدمی تم سے کہے گا کہ تم صرف اس قرآن کو لازم پکڑے رہو۔ تم اس میں جس چیز کو حلال پاؤ اسے حلال سمجھو اور جس چیز کو اس میں حرام پاؤ اسے حرام سمجھو۔ خبردار! تمہارے لیے گھریلو گدھا اور کچلی والے (دو نوکیلے دانتوں والے نیشدار) سب درندے حرام ہیں۔ اور کسی ذمی کی گری ہوئی چیز بھی تمہارے لیے حلال نہیں۔ الا یہ کہ اس کے مالک کو اس کی ضرورت نہ ہو۔ اور جو آدمی کسی قوم کے ہاں مہمان ٹھہرے تو ان پر لازم ہے کہ اس کی مہمان نوازی کریں، اگر وہ مہمان نوازی نہ کریں تو اس کے لیے روا ہے کہ وہ اپنی مہمان نوازی کے برابر وہاں سے کوئی چیز لے لے۔''

① ابو داؤد، کتاب السنۃ، باب لزوم السنۃ، رقم:۴۶۰۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد

اس حدیث سے بہت سے مسائل مستنبط ہوتے ہیں۔

① ...... اللہ کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کو قرآن کے علاوہ بھی اس جیسی یعنی اتنی ہی اہمیت والی دوسری چیز ملی ہے، اس پر ایمان اور اس پر عمل کے بارے میں اس کی حیثیت قرآن کی سی ہے۔ اس سے مراد یہی حدیث وسنت ہے۔

② ...... نیز آپ ﷺ نے اس حدیث میں پیش گوئی فرمائی کہ عنقریب ایک ایسا آدمی جو کھاتا پیتا اور خوشحال ہوگا وہ اپنے تخت پر بیٹھا صرف قرآن پر عمل کی بات کرے گا۔ فی الواقع یہ پیش گوئی پوری ہو چکی ہے۔

③ ...... رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں گھریلو گدھے اور کچلی والے درندوں کی حرمت کا ذکر بھی فرمایا۔ پوری امت مسلمہ کے نزدیک یہ دونوں چیزیں حرام ہیں۔ ان کی حرمت کا ذکر قرآن میں نہیں بلکہ حدیث میں ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ سنت وحدیث بھی قرآنِ مجید ہی کی طرح حجت اور قابل عمل ہے۔

وحی خفی کا قرآنِ کریم سے اثبات

اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو قرآنِ مجید کے علاوہ مزید چیز بھی بذریعہ وحی عنایت فرمائی ہے۔ اہل علم قرآنِ مجید کو ''وحی جلی'' اور اس دوسری وحی کو ''وحی خفی'' کا نام دیتے ہیں۔

اسی ''وحی خفی'' کو سنت، حدیث، اثر، خبر یا اسوۂ رسول ﷺ سے تعبیر کیا جاتا ہے، یہ بھی بنیادی ماخذ شریعت ہے۔ اس وحی خفی کا اثبات بھی متعدد آیات سے ہوتا ہے۔ بطور مثال ہم ان میں سے چند آیات ذکر کریں گے:

﴿وَ اِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًاج فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَ اَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَ اَعْرَضَ عَنْم بَعْضٍط فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَاط قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ﴾ (التحریم:۶۶/ ۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور جب نبی نے اپنی کسی بیوی سے ایک بات رازداری سے کہی پھر جب اس نے دوسری کو وہ بات بتا دی اور اللہ نے وہ گفتگو اپنے نبی پر عیاں کر دی تو اس (نبی) نے اس میں سے کچھ بات اس بیوی کو بتائی اور کچھ ٹال دیا۔ پھر جب نبی نے دوسری کو بات بتلا دی تو اس (بیوی) نے پوچھا آپ کو یہ ساری بات کس نے بتلا دی؟ نبی ﷺ نے کہا کہ مجھے علیم وخبیر اللہ نے خبر دے دی ہے۔''

اس آیت میں بیان ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر اس بات کو ظاہر کر دیا تھا اور پھر زوجہ نبی کی بات سے اللہ نے اپنے نبی کو مطلع کر دیا تھا۔ یہ کیا باتیں تھیں؟ اور واقعہ کیا تھا؟ ان کا قرآنِ کریم میں کہیں ذکر نہیں۔ لامحالہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ نے وحی خفی کے ذریعے اس ساری صورتِ حال سے اپنے نبی ﷺ کو باخبر کر دیا تھا اور نبی ﷺ کے علم کی بنیاد وہی وحی خفی تھی۔ پس معلوم ہوا کہ اللہ کی طرف سے نبی پر قرآنِ کریم کے علاوہ کوئی دوسری چیز بھی وحی کی جاتی تھی اور وہ علم کا ایک مستند ومعتمد ذریعہ تھا۔

﴿إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ﴾ (القیامہ:۷۵/ ۱۷)

''یقیناً اس قرآن کو (آپ کے سینے میں) جمع کرنا اور (آپ سے) اس کا پڑھوانا ہمارے ذمے ہے۔''

اس آیت میں بیان ہے کہ قرآنِ کریم کی جمع وترتیب کا کام اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے لیا ہوا ہے۔ جب کہ یہ حقیقت ہے کہ قرآنِ حکیم کی سورتوں اور آیات کی موجودہ ترتیب وہ نہیں جو اس کے نزول کے وقت اختیار کی گئی تھی۔ اور یہ بھی امر واقع ہے کہ قرآنِ مجید کی موجودہ ترتیب کی شکل خود رسول اللہ ﷺ کی ہدایات کے مطابق ظہور میں آئی تھی۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا کسی قرآنی حکم کی بناء پر تنزیلی ترتیب کو بدلا گیا یا اس کی کوئی دوسری نوعیت تھی؟ ظاہر ہے کہ قرآنِ مجید میں تو اس بارے میں کوئی حکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجود نہیں۔ پس معلوم ہوا کہ قرآنِ مجید کی موجودہ ترتیب وحی خفی یعنی سنت کی راہنمائی سے وجود میں آئی۔

﴿فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا ۖ فَإِذَا أَمِنتُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ﴾ (البقرة:۲/ ۲۳۹)

''پھر اگر تم خوف کی حالت میں ہو تو تم پیدل یا سوار ہی نماز پڑھ لیا کرو، پھر جب تم امن کی حالت میں ہو جاؤ تو اللہ کو اسی طرح یاد کیا کرو (اسی طرح نماز پڑھا کرو) جس طرح اس نے تمہیں وہ کچھ سکھا دیا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔''

یہاں نمازِ خوف کا بیان ہے، ارشاد ہے کہ جب امن بحال ہو جائے تو اللہ کو اسی طرح یاد کرو (نماز اسی طرح پڑھا کرو) جس طرح اس نے تمہیں تعلیم دی ہے۔

ظاہر ہے کہ نماز ادا کرنے کی تعلیم اور طریقہ قرآنِ مجید میں تو نہیں ہے۔ لامحالہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ سنت وحدیث میں بیان کردہ طریقہ نماز اللہ تعالیٰ ہی کا تعلیم کردہ ہے۔

﴿مَا قَطَعْتُم مِّن لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ﴾

(الحشر:۵۹/ ۵)

''تم نے کھجور کا جو درخت بھی کاٹا یا اسے اس کی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا تو یہ سب اللہ ہی کے حکم سے ہے۔''

غزوہ بنی نضیر کے موقعہ پر نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو جنگی ضرورت کے تحت ان یہودیوں کے باغات کو کاٹ دینے کا حکم صادر فرمایا تھا۔ اس آیت میں کھجور کے کاٹنے کو اللہ تعالیٰ نے اپنا حکم قرار دیا ہے۔ حالاں کہ قرآنِ کریم میں اس سے قبل کہیں بھی کھجوروں کو کاٹنے کا حکم موجود نہیں۔ ظاہر ہے کہ نخلستان کو کاٹ ڈالنے کی پالیسی اور یہ طریقہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ کے حکم ہی سے اختیار کیا تھا۔ جس کی طرف آپ ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی رہنمائی وحی خفی کے ذریعہ کردی گئی تھی۔

نبی ﷺ کو کتاب کے ساتھ ''الحکمت'' بھی عطا کی گئی

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ (آلِ عمران: ۳/ ۱۶۴)

''بے شک اللہ نے اہل ایمان میں سے ہی ایک رسول بھیج کر ان پر انعام کیا۔ وہ انہیں اللہ کی آیات پڑھ کر سناتا اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اس سے پہلے یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے۔''

﴿وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا﴾ (النساء: ۴/ ۱۱۳)

''اور اللہ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے اور آپ کو وہ کچھ سکھایا ہے جو آپ نہیں جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا بہت زیادہ فضل ہے۔''

﴿هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾

(الجمعة: ۶۲/ ۲)

''اللہ ہی ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول مبعوث کیا جو ان کے سامنے اللہ کی آیات کی تلاوت کرتا اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ یقیناً یہ لوگ قبل ازیں صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

جد الانبیاء سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی ایک دعا کا تذکرہ سورۃ البقرہ میں یوں آیا ہے:

﴿رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ الۡحِکۡمَۃَ وَ یُزَکِّیۡہِمۡ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ﴾ (البقرۃ:۲/ ۱۲۹)

''اے ہمارے رب! اورتو ان کی ہدایت کے لیے ان میں انہی میں سے ایک رسول مبعوث فرما جوان کے سامنے تیری آیات کی تلاوت کرے، انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کا تزکیہ کرے بے شک تو ہی غالب، خوب حکمت والا ہے۔''

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے رسولِ اکرم ﷺ کی ازواجِ مطہرات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَاذۡکُرۡنَ مَا یُتۡلٰی فِیۡ بُیُوۡتِکُنَّ مِنۡ اٰیٰتِ اللّٰہِ وَ الۡحِکۡمَۃِ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ لَطِیۡفًا خَبِیۡرًا﴾ (الاحزاب:۳۳/ ۳۴)

''اور تمہارے گھروں میں اللہ کی کتاب کی آیات اور حکمت کی باتیں تلاوت کی جاتی ہیں وہ یاد کرو۔ یقیناً اللہ نہایت باریک بین اور خوب باخبر ہے۔''

ان تمام آیات سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسولِ اکرم ﷺ کو ''کتاب'' یعنی قرآنِ کریم کے ساتھ ساتھ ''الحکمۃ'' سے بھی نوازا گیا ہے۔ امام محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ اور دیگر کبار اہل علم نے فرمایا ہے کہ یہاں الحکمۃ سے مراد ''حدیث وسنت'' ہے۔

انکارِ سنت کی ابتدا

انکارِ سنت کا فتنہ اسلامی تاریخ میں سب سے پہلے دوسری صدی ہجری میں نمودار ہوا۔ اس کی ابتداء کرنے والے خوارج اور معتزلہ تھے۔

انکارِ حدیث کی ضرورت

خوارج کو اس کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ مسلم معاشرے میں جو انارکی وہ پھیلانا چاہتے تھے اس کی راہ میں ''سنت'' حائل تھی جس نے اس اسلامی معاشرے کو ایک نظم وضبط پر قائم رکھا ہوا تھا۔ اسی طرح ان کے انتہا پسند نظریات کی راہ میں نبی کریم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ کے فرمودات حائل تھے۔ اس لیے انہوں نے احادیث کی صحت میں تشکیک اور سنت کے واجب الاتباع ہونے سے انکار کی دوگونہ پالیسی اختیار کی۔ اور ''معتزلہ'' کو اس کی ضرورت اس لیے لاحق ہوئی کہ عجمی اور یونانی فلسفوں سے سابقہ پیش آتے ہی اسلامی اصول اور عقائد واحکام کے بارے میں جو شکوک وشبہات پیدا ہونے لگے تھے، وہ لوگ ان کو پوری طرح سمجھنے سے پہلے ہی کسی نہ کسی طرح انہیں حل کردینا چاہتے تھے۔ خود انہیں ان فلسفوں میں وہ گہرائی اور بصیرت حاصل نہ تھی کہ ان کا تنقیدی جائزہ لے کر ان کی صحت وقوت کو جانچ سکتے۔

انہوں نے اسلامی عقائد واصول کی ایسی تعبیر پیش کرنا چاہی کہ یہ عقائد واحکام ان کی عقل کے تقاضوں سے موافق ہوجائیں۔ اس راہ میں یہی سنت اور حدیث مانع ہوئی تو انہوں نے بھی خوارج کی طرح احادیث کی صحت کو مشکوک ٹھہرایا اور اس کو حجت ماننے سے انکار کردیا۔

خوارج اور معتزلہ کا خاتمہ اور اس کے اسباب

یہ دونوں فتنے کچھ عرصہ بعد اپنی موت آپ مر گئے اور پھر صدیوں تک ان کا نام ونشان نہ مل سکا، ان کے خاتمے کے بڑے بڑے اسباب مندرجہ ذیل تھے:

⊙...... محدثین کا زبردست تحقیقی کام اور سنت کا دفاع: یہ ایسا مضبوط ذریعہ تھا کہ ان حضرات کے تمام شبہات ''ہباءً منثورا'' ہوکر رہ گئے اور امت کو اطمینان ہوگیا کہ سنت اور حدیث ہرگز مشتبہ چیز نہیں، بلکہ یہ تو ایک اہم بنیادی ماخذ شریعت ہے۔

⊙...... محدثین نے قرآنِ کریم کی تصریحات سے بھی ثابت کیا کہ اللہ کے دین میں نبی یا رسول اللہ ﷺ کی حیثیت وہ نہیں جو یہ لوگ اسے دینا چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ ایک پیغمبر (پیغام بر) ہی نہیں بلکہ ایک معلم دین، مفسر قرآن، شارع قانون، قاضی وحاکم بلکہ اللہ کے بھیجے ہوئے رسول اور اس کی طرف سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبعوث کیے ہوئے نبی ہیں۔

⊙...... اہل علم نے منکرین حدیث کی تاویلات اور ان کے کھوکھلے پن کو واضح کیا اور بیان کیا ہے کہ سنت وحدیث سے جب کتاب اللہ کا تعلق توڑ دیا جائے تو دین کا حلیہ کس طرح بگڑ جاتا ہے؟ اللہ کی کتاب کے ساتھ کیسے کیسے کھیل کھیلے جاتے ہیں؟ اور اس کی تحریف کے کیسے کیسے نمونے سامنے آتے ہیں؟

⊙...... امت کا اجتماعی ذہن بھی ان حضرات کی اس اپچ کو قبول کرنے کے لیے تیار نہ ہوسکا کہ کوئی مسلمان اپنے رسول و نبی کی اطاعت و پیروی سے آزاد بھی ہوسکتا ہے؟

www.KitaboSunnat.com

چند مشہور منکرین حدیث

ہندوستان میں اس فتنہ کی ابتداء اور اس کی آبیاری کرنے والوں میں بعض درج ذیل نام نمایاں ہیں:

سر سید احمد خان، مولوی چراغ الدین، مولوی احمد دین امرت سری، محمد اسلم جے راجپوری، چودھری غلام احمد پرویز، مولوی حشمت علی لاہوری، مولوی محمد رمضان گوجرانوالہ، رشید الدولہ گجرات، شیخ محمد چٹو، مولوی رفیع الدین ملتانی، عنایت اللہ مشرقی، محبّ الحق بہاری، آصف فیضی، حبیب الرحمٰن کاندھلوی، مولوی امین احسن اصلاحی، مولوی عبداللہ چکڑالوی، جاوید احمد غامدی، نیز ادارہ ثقافت اسلامیہ کے بعض احباب مثلاً خلیفہ عبدالحکیم اور سید جعفر شاہ۔

ان کے علاوہ مولوی عمر کریم پٹنوی، شبلی نعمانی، حمید الدین فراہی، سید ابوالاعلیٰ المودودی، ظفر احمد تھانوی، احمد رضا بجنوری وغیرہ حضرات ایسے ہیں جنھوں نے کھلم کھلا انکارِ حدیث کی جسارت نہیں کی البتہ ان کی تحریروں نے سنت وحدیث کے استخفاف، انکار اور اس میں تشکیک کے دروازے ضرور کھولے اور حدیث کا انکار کرنے والوں کو کاندھا دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستشرقین میں سے "گولڈ زیہر اور پروفیسر شاخت" اس فتنہ کے بڑے اور نمایاں علم بردار رہے۔

عالم عرب بھی اس فتنہ سے محفوظ نہ رہ سکا۔ چناں چہ مستشرقین کی تحریروں سے متاثر ہو کر اور بعض اپنی آزاد خیالی کی بنیاد پر انکارِ حدیث کے قائل ہوئے، ان میں ڈاکٹر توفیق صدقی مصری، احمد امین (مؤلف فجر الاسلام، ضحیٰ الاسلام، ظہر الاسلام)، اسماعیل اودھم، محمود ابوریہ، ڈاکٹر احمد زکی شادی، محمد عبدہ، قاسم امین، علی عبدالرزاق، حسنین ہیکل، محمد الخضری، حسن ترابی، محمد الغزالی کے نام نمایاں ہیں۔

منکرین حدیث کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی پیش گوئی

مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے مروی گزشتہ حدیث میں بیان ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایک آدمی اپنے تخت پر بیٹھا ہوگا، اس کے سامنے حدیث پیش کی جائے گی تو وہ کہے گا کہ تم صرف قرآن کو لازم پکڑو۔ اس میں جو چیز حلال ہو اسے حلال اور جو اس میں حرام ہو اسے حرام سمجھو۔

اسی طرح ایک اور حدیث بھی ہے:

((عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰی اَرِيْكَتِهٖ يَاْتِيْهِ الْاَمْرُ مِنْ اَمْرِیْ مِمَّا اَمَرْتُ بِهٖ اَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ لَا نَدْرِیْ مَا وَجَدْنَا فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ)) ①

"عبید اللہ بن ابی رافع اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں تم میں سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ اپنے تخت پر براجمان ہو، اس کے پاس میرا کوئی حکم یا نہی آئے تو وہ کہے کہ ہم اسے نہیں جانتے۔ ہمیں تو اللہ کی کتاب میں جو ملے گا اسی کی اتباع کریں گے۔"

---

① یہ حدیث پیچھے گزر چکی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْ کَرِبَ الْکِنْدِیْ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قال: يُوْشِكُ الرَّجُلُ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يُحَدِّثُ بِحَدِيْثٍ مِنْ حَدِيْثِيْ: فَيَقُوْلُ: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ اِسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ اَلَا وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِثْلُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ)) ①

''سیدنا مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایسا واقعہ رونما ہوگا کہ ایک آدمی اپنے تخت پر براجمان ہوگا، اس سے میری کوئی حدیث بیان کی جائے گی تو وہ کہے گا ہمارے اور آپ کے درمیان اللہ عزوجل کی کتاب کافی ہے۔ ہم اس میں جس چیز کو حلال پائیں گے اسے حلال سمجھیں گے اور ہم اس میں جس چیز کو حرام پائیں گے اسے حرام سمجھیں گے۔ خبردار! اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز کو حرام ٹھہرایا وہ اسی طرح ہے جیسے کہ اسے اللہ نے حرام کیا ہو۔''

ان احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی فرمائی کہ عنقریب ایک آدمی اپنے تخت پر بیٹھا ہوا حدیث کا انکار کرے گا اور کہے گا کہ ہم کتاب اللہ کی اتباع کریں گے۔ اس میں جو چیز حلال یا حرام ٹھہرائی گئی ہم اس کو حلال اور حرام سمجھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت فرمائی کہ میری حرام کردہ چیز کی بھی وہی حیثیت ہے جو اللہ کی حرام کردہ چیز کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیش گوئی حرف بحرف پوری ہو چکی ہے۔

منکرین حدیث میں ایک مشہور نام مولوی عبداللہ چکڑالوی کا بھی ہے۔ اس کا خاندان اب بھی میانوالی کے نواح میں ''چکڑالہ'' نامی شہر میں آباد ہے۔ ان کے ایک بیٹے کا نام مولانا محمد ابراہیم تھا۔ مولانا محمد ابراہیم نے علوم مروّجہ کی تحصیل ضلع ہزارہ کے مدارس ومساجد میں کی اور سند حدیث شیخ الکل فی الکل میاں سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۳۲۰ھ) سے حاصل کی۔ فارغ التحصیل ہو کر وہ خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ

① سنن ابن ماجه، باب تعظيم حديث رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم والتغليظ على من عارضه

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ گئے اور کچھ عرصہ بعد جلال پور پیر والا ضلع ملتان کے نواح میں تقریباً دس میل کے فاصلہ پر بستی ''کھاکھی قوم'' میں رہائش اختیار کی۔ بعد ازاں وہ جلال پور پیر والا منتقل ہو گئے اور ۲۰ ذوالقعدہ ۱۳۳۷ھ مطابق ۱۷۔ اگست ۱۹۱۹ء کو انتقال کر گئے۔ ①

شیخنا المکرّم سلطان المحدثین مولانا سلطان محمود محدث جلالپوری رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ مولانا محمد ابراہیم کے فرزند مولانا محمد اسماعیل نے بیان کیا کہ ایک دفعہ یہ دونوں باپ بیٹا لاہور گئے جہاں عبداللہ چکڑالوی منکر حدیث اپنے دوست، ریشم کے تاجر محمد چٹو کے ہاں مقیم تھا جس کا گھر جامع مسجد اہل حدیث چینیاں والی رنگ محل لاہور کے قریب تھا۔ وہاں پہنچے تو دیکھا کہ مولوی عبداللہ ایک تخت پر لیٹا ہوا ہے۔ مولانا محمد ابراہیم نے اپنے والد (عبداللہ چکڑالوی) سے مطالبہ کیا کہ میری جائداد کا حصہ مجھے دیں، اس سے محروم نہ کریں۔ یاد رہے کہ اس کی مسلکی ہم نوائی نہ کرنے کی بناء پر مولوی عبداللہ چکڑالوی نے اپنے بیٹے مولانا محمد ابراہیم کو عاق قرار دے کر جائداد سے محروم کر دیا تھا۔ مولانا محمد ابراہیم نے اپنے والد کے سامنے رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث پیش کی:

((مَنْ قَطَعَ مِيْرَاثَ وَارِثِهٖ قَطَعَ اللّٰهُ مِيْرَاثَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

''کہ جس نے اپنے کسی وارث کو اسے وراثت کے حصہ سے محروم کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے جنت کی میراث سے محروم کرے گا۔''

یہ حدیث سن کر عبداللہ چکڑالوی نے جواب دیا کہ ''میں حدیث کو نہیں مانتا، اگر یہ مسئلہ قرآنِ مجید میں کسی جگہ ہو تو دکھاؤ۔''

مولانا محمد ابراہیم نے کہا کہ کبھی کبھی مجھے شبہ ہوتا تھا کہ شاید وہ حق پر ہوں لیکن آج یقین ہو گیا کہ میں حق پر ہوں اور میرا والد غلط راستے پر چل نکلا ہے۔ کیوں کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک پیش گوئی جو آپ ﷺ نے تیرہ سو سال پہلے فرمائی تھی ہو بہو میرے سامنے سچ ثابت ہو رہی تھی اور پھر مولانا محمد ابراہیم نے اپنے والد مولوی عبداللہ

① تذکرہ علمائے پنجاب از اختر راہی، ج:۱، ص:۴۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چکڑالوی کے سامنے یہ حدیث پیش کی:

((عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ مُتَّکِئًا عَلٰی اَرِیْکَتِهٖ یَاْتِیْهِ الْاَمْرُ مِنْ اَمْرِیْ مِمَّا اَمَرْتُ بِهٖ اَوْ نَهَیْتُ عَنْهُ فَیَقُوْلُ لَا نَدْرِیْ مَا وَجَدْنَا فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ)) ①

''ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں کوئی ایسا نہ ہو کہ میرا حکم جو میں نے دیا یا میری نہی اسے پہنچے اور وہ اپنے تخت پر تکیہ لگائے ہوئے اسے کہے کہ میں نہیں جانتا، جو اللہ کی کتاب میں ہے ہم تو اس کی اتباع کریں گے۔''

ساتھ ہی مولانا محمد ابراہیم نے مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ والی گزشتہ حدیث اسے سنائی۔ مولانا محمد ابراہیم رحمہ اللہ یہ منظر دیکھ کر اور احادیث سنا کر باپ سے لاتعلق ہو کر واپس چلے آئے۔ ②

راقم الحروف (سعید مجتبیٰ السعیدی) کے والد گرامی مولانا ابوسعید عبدالعزیز السعیدی (المتوفی ۱۵ مئی ۱۹۸۱ء) نے مجھ سے مزید بیان کیا کہ جب عبداللہ چکڑالوی نے اپنے فرزند مولانا محمد ابراہیم رحمہ اللہ سے کہا کہ میں حدیث کو نہیں مانتا، اگر اس بارے میں قرآن کی کوئی آیت ہو تو بتاؤ۔ باپ کی یہ بات سن کر مولانا محمد ابراہیم نے بڑے پرعزم ہو کر اپنے والد مولوی عبداللہ چکڑالوی سے کہا: ''ابا جان! رسول اللہ ﷺ کی یہ احادیث کہیں آپ ہی کے بارے میں تو نہیں؟'' تو اس نے بڑی ڈھٹائی سے کہا: ''اس میں شک والی بات کون سی ہے؟''

مولوی عبداللہ چکڑالوی کا ذکر چل نکلا ہے تو ان کی ایک اور بات بھی سن لیں۔ یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے فرامین وارشادات تو تسلیم کرتے نہیں، اپنی بات، رائے،

① سبق تخریجہ۔

② منقول از: مولانا سلطان محمود محدث جلالپوری رحمہ اللہ، ص: ۶۶، ۶۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظریہ اور موقف کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ ہمارے ایک بزرگ حاجی نورالدین صاحب ماشاء اللہ حیات ہیں، ان کا اصل تعلق چکڑالہ سے ہے۔ اب وہاں سے نقل مکانی کر کے ہمارے شہر میں مقیم ہیں اور ہم ایک ہی مسجد کے نمازی ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ چکڑالہ میں مولوی عبداللہ چکڑالوی کی مسجد کے تقریباً مشرق کی جانب اسکول کا ایک وسیع گراؤنڈ ہے۔ ایک دفعہ لوگ کسی میلہ یا اس قسم کے موقعہ پر اس گراؤنڈ میں جمع تھے۔ نماز کا وقت ہوا تو مولوی عبداللہ نے قبلہ رو ہونے کی بجائے مشرق کی طرف منہ کر کے اذان کہی۔ لوگ معترض ہوئے تو جواب دیا کہ ''اذان کا مقصد لوگوں کو نماز کے وقت کی اطلاع دینا ہے، لوگ اس طرف ہیں اور میں دوسری طرف منہ کر کے اذان کیوں کہوں؟''

اب ہم اپنی تمہیدی گزارشات کو مختصر کرتے ہوئے اپنے اصل موضوع کی طرف آتے ہیں۔

❀❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

منکرین حدیث کے مغالطات

مغالطہ (۱) رسول اللہ ﷺ نے کتابت حدیث سے منع کیا

منکرین حدیث کی طرف سے ایک بڑا مغالطہ یہ دیا جاتا ہے کہ سنت شریعت نہیں، اگر یہ بھی شریعت یا شریعت کا ماخذ ہوتی تو اللہ کے رسول ﷺ نے جس طرح قرآنِ کریم کی کتابت، حفاظت، مذاکرہ کا اہتمام کیا اسی طرح آپ ﷺ حدیث وسنت کی کتابت، حفاظت اور مذاکرہ کا اہتمام فرماتے۔ کیوں کہ مقامِ نبوت کا تقاضا ہے کہ نبی اپنی امت تک پورا دین مکمل اور محفوظ صورت میں پہنچائے، اس کے برعکس آپ نے تو احادیث لکھنے ہی سے منع فرما دیا تھا۔

ازالہ: سنت وحدیث بلاشبہ شریعت ہیں اور شریعت کا ماخذ بھی، اسی لیے تو رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو اس کی حفاظت واہتمام کا حکم صادر فرمایا تھا۔ آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا تھا:

((اِحْفَظُوهُنَّ وَاَخْبِرُوا بِهِنَّ مَنْ وَّرَاءَ كُمْ)) [1]

''کہ تم میری ان ساری باتوں کو یاد رکھو اور جا کر تم ان لوگوں کو یہ باتیں بتلانا جو تمہارے پیچھے رہ گئے ہیں۔''

اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد کس قدر معروف ہے:

((صَلُّوْ كَمَا رَأَيْتُمُوْنِىْ اُصَلِّىْ)) [2]

---

[1] بخاری، کتاب الایمان، باب اداء الخمس من الایمان، رقم:۵۳۔

[2] بخاری، کتاب الاذان باب الاذان للمسافرین اذا کانوا جماعة......، رقم:۶۳۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تم نماز ٹھیک اسی طرح ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔''

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا:

((خُذُوا عَنِّی مَنَاسِکَکُمْ)) ①

''کہ تم مجھ سے حج کے احکام ومسائل سیکھ لو۔''

نیز خطبہ حجۃ الوداع ہی میں آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ)) ②

کہ جو لوگ اس وقت یہاں موجود ہیں، وہ میری یہ باتیں ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں نہیں ہیں۔

نیز حدیث وسنت کی اہمیت اور اس کی حفاظت کے سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ کے عالی قدر ارشادات ہی کا نتیجہ تھا کہ صحابہ کرام نے حفاظت حدیث کا بہت زیادہ اہتمام کیا۔

حفظ حدیث کے لیے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا اہتمام

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

((اِنِّی لَاُجَزِّیءُ اللَّیْلَ ثَلَاثَۃَ اَجْزَاءٍ فَثُلُثٌ اَنَامُ، وَثُلُثٌ اَقُوْمُ، وَثُلُثٌ اَتَذَکَّرُ حَدِیْثَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ)) ③

''کہ میں رات کو تین حصوں میں تقسیم کرتا ہوں، ایک حصے میں آرام کرتا ہوں، دوسرے حصے میں قیام کرتا ہوں اور تیسرے حصے میں رسول اللہ ﷺ

① مسلم، کتاب الحج، باب استحباب رمی جمرۃ العقبۃ یوم النحر……، رقم:۳۱۳۷ نحوہ۔

② صحیح بخاری، کتاب الحج، باب الخطبۃ ایام منیً، رقم:۱۷۴۱۔

③ سنن دارمی، باب العمل بالعلم وحسن النیۃ فیہ، ج:۱، ص:۹۴، رقم:۲۶۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی احادیث کو دہراتا اور یاد کرتا ہوں۔"

اس سے معلوم ہوا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ احادیث کو اسی طرح یاد کرتے اور دہرایا کرتے تھے جس طرح قرآنِ کریم کے حفاظ قرآن کو یاد کرتے اور دہراتے رہتے ہیں۔

سیدنا سعید بن میسّب رحمہ اللہ کا حدیث کے لیے اہتمام

سیدنا سعید بن میسّب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((كُنْتُ اَرْحَلُ الْاَيَّامُ وَاللَّيَالِيَ فِيْ طَلَبِ الْحَدِيْثِ الْوَاحِدِ۔ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَخْرُجُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيَقْبِضُ عَلٰى اَمَانَتَى الْمِنْبَرِ قَائِمًا وَيَقُوْلُ: حَدَّثَنَا اَبُوالْقَاسِمِ رَسُوْلُ اللّٰهِ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَا يَزَالُ يُحَدِّثُ حَتّٰى اِذَا سَمِعَ فَتْحَ بَابِ الْمَقْصُوْرَةِ وَخُرُوْجِ الْاِمَامِ لِلصَّلٰوةِ جَلَسَ))[1]

"سعید بن میسّب کا بیان ہے کہ میں ایک ایک حدیث کی تلاش میں کئی کئی دن اور کئی کئی راتیں سرگرداں رہتا تھا اور میں نے دیکھا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن مسجد میں آکر منبر کا بازو پکڑ کر کھڑے ہو جاتے اور بیان کرتے کہ ابوالقاسم، اللہ کے سچے رسول، تصدیق کیے ہوئے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیان فرمایا۔ وہ اسی طرح کھڑے احادیث بیان کرتے رہتے یہاں تک کہ جب وہ باب المقصورہ کے کھلنے اور امام صاحب کے آنے کی اطلاع پاتے تو بیٹھ جاتے۔"

محدثین کا طلب حدیث کے سلسلہ میں مشقت برداشت کرنا:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ وَسَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ وَمَا كَانَ فِيْ قَرْيَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ بِئْرٌ فَكُنَّا نَذْهَبُ نُبَكِّرُ عَلٰى مِيْلَيْنِ نَتَوَضَّأُ وَنَحْمِلُ

[1] المستدرك للحاكم، ج:۴، ص:۶۵۳، باب تحديث ابى هريرة رضى الله عنه فى المسجد قبل الجمعة۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَعَنَا الْمَاءَ)) ①

''امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ امام عبدالرزاق الصنعانی محدث رحمہ اللہ کی بستی میں پانی کا کنواں نہ تھا۔ ہم دو دو میل دور جا کر وضو کرتے اور اپنے ساتھ پانی اٹھا لاتے۔''

ان مثالوں سے معلوم ہوا کہ خود رسول اللہ ﷺ نے احادیث حفظ کرنے اور دوسروں تک ان کی تبلیغ کا حکم فرمایا۔ صحابہ کرام نے بھی حفظ ونشر حدیث کا خوب اہتمام کیا اور ائمہ حدیث نے بھی اس کی خاطر اپنی جانیں کھپا دیں۔ اگر حدیث شریعت نہ ہوتی تو ان حضرات کو اس کے لیے اس قدر مشقتیں برداشت کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

اسی طرح منکرین حدیث اس حدیث سے بھی استدلال کرتے ہیں:

((عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیْ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قال: لَا تَکْتُبُوْا عَنِّیْ وَمَنْ کَتَبَ عَنِّیْ غَیْرَ الْقُرْآنِ فَلْیَمْحُہُ وَحَدِّثُوْا عَنِّیْ وَلَا حَرَجَ)) ②

www.KitaboSunnat.com

''ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میری احادیث نہ لکھا کرو، جس نے قرآن کے علاوہ میری احادیث لکھی ہوں وہ ان کو مٹا دے۔ اور تم میری احادیث روایت کیا کرو اس میں کوئی حرج نہیں۔''

منکرین حدیث جب اپنے مغالطہ آمیز دلائل سے لاجواب ہوتے ہیں اور انہیں اہل اسلام کی طرف سے ان کے مسکت جوابات ملتے ہیں تو وہ عاجز ہو کر کہتے ہیں کہ احادیث کے لکھنے سے تو رسول اللہ ﷺ نے منع فرما دیا تھا۔ لہٰذا احادیث لکھنا تو جائز ہی نہیں۔

---

① مسند احمد بن حنبل، ج:۳، ص:۲۹۷۔

② صحیح مسلم، کتاب الزهد، باب التثبیت فی الحدیث، رقم:۷۵۱۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: ①...... ان کی اس دلیل کا ایک جواب تو یہ ہے کہ اس حدیث سے ان کا اپنا استدلال محل نظر ہے کیوں کہ وہ خود بھی تو اس لکھی ہوئی حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ ایک طرف تو وہ احادیث کے منکر ہیں، ادھر وہ خود احادیث سے استدلال کرتے ہیں۔

②...... ان کی اس دلیل کا دوسرا جواب یہ ہے کہ اہل علم نے اس حدیث کی شرح میں وضاحت کی ہے۔

☜ کہ منع کتابت والی حدیث منسوخ اور اذنِ کتابت والی احادیث اس کی ناسخ ہیں۔

☜ نیز یہ کہ کتابت حدیث سے ممانعت صرف نزولِ قرآن کے وقت تک تھی۔ کیوں کہ اس طرح قرآن کے ساتھ دوسری تحاریر کے التباس کا اندیشہ تھا۔

☜ یا اس ممانعت کا تعلق اسی صورت سے تھا جب قرآن اور حدیث اکٹھی ایک ہی جگہ لکھی جائیں۔

☜ یا یہ ممانعت ایسے لوگوں کے لیے تھی جو صرف کتابت پر اعتماد کریں اور حفظ نہ کریں۔

☜ یا یہ ممانعت ان لوگوں کے لیے تھی جو قرآنی الفاظ اور عباراتِ حدیث میں امتیاز نہ کر سکیں۔

منع کتابت کے منسوخ اور اذنِ کتابت کے ناسخ ہونے کے بعض دلائل

جواز کتابت حدیث کے دلائل بے شمار ہیں۔ اختصار کے پیش نظر ان میں سے بعض دلائل درج ذیل ہیں:

((عن ابی هريرة ان خزاعة قتلوا رجلا من بنی ليث عام فتح مكة بقتيل منهم قتلوه فاخبر بذالك النبی ﷺ فركب راحلته فخطب فقال ان الله حبس عن مكة القتل او الفيل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال ابو عبد اللّٰه كذا قال ابو نعيم وسلط عليهم رسول الله ﷺ والمومنون الا وانها لم تحل لاحد قبلى ولم تحل لاحد بعدى الا وانها احلت لى ساعة من نهار ، الا وانها ساعتى هذهٖ حرام لا يختلى شوكها ولا يعضد شجرها ولا تلتقط ساقطها الا لمنشد فمن قتل فهو بخير النظرين إما ان يقتل وإما ان يقاد اهل القتيل فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اُكْتُبْ لِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اُكْتُبُوْا لِاَبِىْ شَاهٍ)) ①

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ والے سال بنوخزاعہ نے بنولیث کے ایک آدمی کو قتل کرڈالا۔ نبی ﷺ کو اس واقعہ کی خبر ہوئی تو آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے کہا کہ اللہ نے مکہ مکرمہ سے قتل کو یا فیل (یعنی ہاتھیوں) کو روک لیا تھا۔ ابوعبداللہ نے کہا کہ ابونعیم نے اسی طرح شک کے ساتھ بیان کیا۔ اور اللہ کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کو اور اہل ایمان کو اہل مکہ پر مسلط کردیا گیا ہے۔ خبردار! مکہ میں جنگ وقتال مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال تھی اور نہ میرے بعد کسی کے لیے یہاں لڑائی کرنا حلال ہے۔ خبردار! مجھے بھی دن کے تھوڑے سے حصہ میں لڑائی کی اجازت دی گئی تھی۔ خبردار! اب اسی وقت سے مکہ میں لڑائی کرنا حرام ہے۔ سرزمین حرم سے کانٹے نہ اکھیڑے جائیں، درختوں کے پتے نہ جھاڑے جائیں، اور گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے۔ ہاں جوکوئی اس کا اعلان کرنا چاہتا ہوتو وہ اٹھا سکتا ہے۔ جس کا کوئی آدمی قتل ہوجائے اسے دو میں سے ایک بات کا اختیار ہے وہ یا تو خون بہا وصول کرے یا قصاص لے۔ اس کے بعد ایک یمنی شخص نے آکرعرض کیا کہ اللہ کے رسول ﷺ یہ ساری باتیں مجھے لکھ دیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ باتیں ابوشاہ کو لکھ کر

① صحیح البخاری، کتاب العلم، باب کتابة العلم، حدیث:۱۱۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے دو۔"

((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ اَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ اَسْمَعُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اُرِيْدُ حِفْظَهُ فَنَهَتْنِيْ قُرَيْشٌ وَقَالُوْا تَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَشَرٌ يَتَكَلَّمُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا فَاَمْسَكْتُ عَنِ الْكِتَابِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَوْمَأَ بِاَصْبَعِهِ اِلٰى فِيْهِ وَقَالَ اُكْتُبْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا خَرَجَ مِنْهُ اِلَّا حَقٌّ)) ①

"عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ سے جو کچھ سنتا اسے حفظ کرنے کی نیت سے لکھ لیا کرتا تھا کہ قریش نے مجھے اس سے روک دیا اور کہا تم اللہ کے رسول سے جو کچھ سنتے ہو لکھ لیتے ہو، حالانکہ رسول اللہ ﷺ ایک انسان ہیں، آپ ﷺ کبھی غصے کے عالم میں ہوتے ہیں اور کبھی خوش۔ تو میں نے احادیث لکھنا چھوڑ دیا، اور میں نے اس بات کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا۔ تو آپ ﷺ نے اپنی انگشت مبارک سے اپنے دہن مبارک کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: تم (ہر حال میں) احادیث لکھ لیا کرو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میرے منہ سے (کسی بھی حال میں) سوائے حق کے کچھ نہیں نکلتا۔"

((عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: لَمَّا اشْتَدَّ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَجَعُهُ قَالَ: اِيْتُوْنِيْ بِكِتَابٍ اَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهُ)) ②

"ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب نبی ﷺ کی بیماری شدت اختیار کر گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم میرے پاس لکھنے کی چیز لے آؤ۔ میں تمہیں ایک

---

① سنن دارمی، رقم:۴۹۰۔

② صحیح بخاری، کتاب العلم، باب کتابة العلم، رقم:۱۱۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسی تحریر لکھوا دوں کہ اس کے ہوتے ہوئے تم گمراہ نہ ہو گے۔“

ان تمام احادیث سے معلوم ہوا کہ احادیث رسول ﷺ کے لکھنے کی ممانعت وقتی اور عارضی تھی۔ ورنہ بے شمار احادیث سے کتابت احادیث کا جواز ثابت ہے۔

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اور کتابت حدیث

((عن عبد الله بن عمرو انه اتى رسول الله ﷺ فقال يا رسول الله! انى اريد ان اروى من حديثك فاردت ان استعين بكتاب يدى مع قلبى ، ان رأيت ذلك ، فقال رسول الله ﷺ: ان كان حديثى ثم استعن بيدك من قلبك)) ①

”عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جا کر عرض کیا، اللہ کے رسول ﷺ! میں آپ کی احادیث روایت کرنا چاہتا ہوں، اگر آپ اجازت دیں تو میں دل (یعنی حفظ) کے ساتھ ساتھ تحریری استعانت بھی چاہتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر (واقعی) میری احادیث ہوں تو دل کے ساتھ ساتھ یعنی حفظ کے ساتھ ساتھ ہاتھ (سے لکھ کر اس) کی مدد لے لیا کرو۔“

((عن وهب بن منبه عن اخيه قال سمعت ابا هريرة يقول ما من اصحاب النبى ﷺ احد اكثر حديثا عنه منى ، الا ما كان من عبد الله بن عمرو ، فانه كان يكتب ولا اكتب)) ②

”وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی کا بیان ہے کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ صحابہ کرام میں سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی بھی مجھ سے زیادہ احادیث نہ جانتا تھا۔ ان کی کثرتِ احادیث کی وجہ یہ تھی کہ وہ احادیث لکھ لیتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔“

---

① سنن دارمی ، باب من رخص فی کتابة العلم ، رقم:۴۸۵۔

② صحیح بخاری ، کتاب العلم ، باب کتابة العلم ، رقم:۱۱۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⦿ ...... عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ! ہم آپ سے احادیث سنتے ہیں۔ کیا آپ کی اجازت ہے کہ ہم ان کو لکھ لیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، چناں چہ انہوں نے سب سے پہلے نبی ﷺ کا اہل مکہ کے نام ایک مکتوب لکھا اس میں لکھا تھا کہ ایک سودے میں دو شرطیں جائز نہیں اور بیع اور ادھار اکٹھے جائز نہیں، اور جس چیز کی ضمانت نہ ہو وہ بیع بھی جائز نہیں، اور جس غلام نے ایک سو درہم کی ادائیگی کے عوض اپنے مالکوں سے آزادی کا معاہدہ کیا اس نے نوے درہم ادا کر دیئے اور دس باقی رہ گئے تو وہ ابھی تک غلام متصور ہوگا، یا کسی غلام نے اپنے مالکوں سے ایک سو اوقیہ کے عوض آزادی کا معاہدہ کیا، اس نے ننانوے اوقیے ادا کر دیئے اور صرف ایک اوقیہ باقی ہو تو وہ ابھی غلام ہی متصور ہوگا۔ ①

((عن خالد بن یزید الا اسکندرانی قال بلغنی ان عبد اللّٰہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ قال: یا رسول اللّٰہ ﷺ انی اسمع منك احادیث، احب ان اعیها فاستعین بیدی مع قلبی یعنی اکتبها قال: نعم)) ②

''خالد بن یزید اسکندرانی کا بیان ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ سے احادیث سنتا ہوں، میں حفظ کے ساتھ ساتھ انہیں لکھ لینا چاہتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔''

صحیفہ صادقہ

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ متوفی ۶۳ھ کو تصنیف وتالیف کا خاص ذوق تھا۔ یہ نبی ﷺ سے جو کچھ سنتے لکھ لیا کرتے تھے۔ انہیں اس بارے میں رسول اللہ ﷺ کی خصوصی اجازت حاصل تھی۔ انہوں نے احادیث کا ایک اچھا خاصا مجموعہ تیار کرلیا

① موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان، باب ما نهی عنه فی البیع عن الشروط وغیرها، رقم:۱۱۰۸۔

② الطبقات لابن سعد، ج:۴، ص:۲۶۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا، اور انہوں نے اس کا نام "الصحیفة الصادقة" رکھا تھا۔ اس میں تقریباً ایک ہزار احادیث تھیں۔ یہ ایک عرصہ تک ان کے خاندان میں محفوظ رہا۔ اس کی مرویات کتب حدیث میں بالعموم اور مسند احمد میں بالخصوص بتمام وکمال ملتی ہیں۔ ان کے پوتے عمرو بن شعیب اسی نسخہ سے احادیث روایت کیا کرتے تھے۔ صحیح مسلم وغیرہ کتب حدیث میں بیسیوں احادیث عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے بیان ہوئی ہیں۔

((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ اِسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ كِتَابِ مَا سَمِعْتُ مِنْهُ قَالَ فَاَذِنَ لِيْ فِيْهِ فَكَتَبْتُهُ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُسَمِّيْ صَحِيْفَتَهُ تِلْكَ الصَّادِقَةَ)) ①

"عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے مسموعہ احادیث لکھنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے مجھے اس کی اجازت دے دی۔ چناں چہ میں احادیث لکھنے لگا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے اس صحیفہ کو "الصادقہ" کا نام دیتے تھے۔"

⊙...... مجاہد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے ہاں ایک صحیفہ دیکھا میں نے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ اس کا نام "الصادقہ" ہے، میں نے اس میں رسول اللہ ﷺ سے براہِ راست سنی ہوئی احادیث قلم بند کی ہیں۔ ②

صحیفہ عمرو بن حزم

رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو یمن کا عامل بنا کر بھیجتے وقت ان کو ایک تحریری ہدایت نامہ بھی دیا تھا۔ ③

---

① الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ج:۲، ص:۳۷۳، ج:۴، ص:۲۶۲۔

② الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ج:۲، ص:۳۷۳، ج:۴، ص:۶۲۔

③ دیباچہ صحیفہ ہمام بن منبہ، ص:۳۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چناں چہ انہوں نے نہ صرف اس کو محفوظ رکھا بلکہ اس کے ساتھ مزید اکیس فرامین نبوی ﷺ کو بھی شامل کیا جو بنی عادیا، بنی عریض کے یہودیوں، تمیم داری، قبائل جہینہ، جزام، طے، ثقیف وغیرہ کے نام لکھے گئے تھے۔ انہوں نے ان سب کو جمع کرکے ایک ضخیم کتاب تالیف کرلی تھی جسے عہد نبوی ﷺ کی سیاسی دستاویزات یا سرکاری پروانوں کا اوّلین مجموعہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ اس کی جو روایت تیسری صدی ہجری میں دیبل کراچی کے معروف محدث ابو جعفر الدیبلی رحمہ اللہ نے کی ہے، اور جن کے احوال کتاب الانساب للسمعانی رحمہ اللہ کے مادہ دیبل، اور یاقوت کی معجم یا البلدان کی یاقوت کے مادہ دیبل میں ملتے ہیں، محفوظ ہے۔

⊙...... ابن طولون نے ''اعلام السائلین عن کتب سید المرسلین'' کے نام سے جو کتاب تالیف کی اس میں عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کی یہ تالیف بطور ضمیمہ شامل کرکے محفوظ کردی گئی ہے۔ ابن طولون کی اس کتاب کا ایک نسخہ بخط مصنف المجمع العلمی دمشق میں محفوظ ہے، یہ کتاب اب طبع ہوچکی ہے۔

((كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِلٰى اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنِ اكْتُبْ اِلَيَّ بِمَا ثَبَتَ عِنْدَكَ مِنَ الْحَدِيْثِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبِحَدِيْثِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاِنِّىْ خَشِيْتُ دُرُوْسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَهٗ)) [1]

''عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کو لکھا کہ تمہارے پاس رسول اللہ ﷺ کی جو احادیث صحیح ثابت ہیں وہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی احادیث میری طرف لکھ بھیجو۔ مجھے علم کے مٹ جانے اور ختم ہوجانے کا اندیشہ ہے۔''

صحیفہ سیدنا ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میرے والد نے پانچ صد

[1] سنن دارمی، باب من رخص فی کتابۃ العلم، رقم:۴۸۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث لکھ کر جمع کی تھیں۔ایک رات انہوں نے بڑی بے قراری کے ساتھ بسر کی۔صبح ہوئی تو فرمایا: بیٹی! وہ احادیث والی کتاب لاؤ جو تمہارے پاس ہے۔آپ نے منگوا کر اسے نذرِ آتش کردیا۔میں نے پوچھا آپ نے اسے کیوں جلا ڈالا؟ تو فرمایا مجھے اندیشہ ہے کہ میں فوت ہوجاؤں اور یہ کتاب چھوڑ جاؤں اور اس میں کسی ایسے شخص کی احادیث بھی ہوں جسے میں نے امین وثقہ سمجھا ہو اور درحقیقت وہ ایسا نہ ہو، یا میں نے کچھ احادیث ایسی لکھ لی ہوں جو صحیح نہ ہوں۔ ①

اس واقعہ کو پیش کرکے منکرین حدیث کہا کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا احادیث کے صحیفہ کو جلانا ان کے غیر مستند اور غیر مقبول ہونے کی دلیل ہے۔

جواب: اس واقعہ سے تو ثابت ہوتا ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کتابت حدیث کے جواز کے قائل تھے، اسی لیے تو انہوں نے حدیث کا مجموعہ تیار کیا تھا۔البتہ ان کا اسے جلا ڈالنا محض احتیاط کے پیش نظر تھا کہ مبادا اس میں کوئی غلط بات نہ شامل ہوگئی ہو۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور کتابت حدیث

صحیح مسلم میں ہے:

((جَاءَ نَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِآذِرِبِيجَانَ مَعَ عُقْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ اَوْ بِالشَّامِ ، اَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا اِصْبَعَيْنِ)) ②

''ہم عقبہ بن فرقد کے ہمراہ آذربیجان یا ملک شام میں تھے کہ ہمارے پاس عمر رضی اللہ عنہ کی ایک تحریر آئی۔اس میں یہ لکھا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مردوں کو) ریشم استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے اگر استعمال کرنا ہی ہو تو دو انگلیوں کے برابر کی مقدار میں استعمال کرسکتے ہیں۔''

---

① تذکرۃ الحفاظ: ۱/ ۲۹۔

② صحیح مسلم، رقم:۵۴۱۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((عن عمر وابن عمر قالا: قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ)) ①

''سیدنا عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تم علم کو لکھ کر محفوظ کرلو۔''

ان آثار سے معلوم ہوا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کتابت حدیث کے جواز کے قائل تھے۔

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور کتابت حدیث

سلیمان موسیٰ کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ املاء کرا رہے تھے اور نافع رحمہ اللہ لکھتے جاتے تھے۔ ②

مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

اس کے متعدد نسخے عہد صحابہ ہی میں لکھے جا چکے تھے۔ اس کی ایک نقل عمر بن عبدالعزیز کے والد عبدالعزیز مروان رحمہ اللہ کے پاس بھی تھی۔ انہوں نے کثیر بن مرۃ کو لکھا تھا کہ تمہارے پاس صحابہ کرام کی جو احادیث ہوں وہ ہمیں لکھ بھیجیں البتہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی احادیث لکھ بھیجنے کی ضرورت نہیں، کیوں کہ وہ ہمارے پاس پہلے سے لکھی ہوئی موجود ہیں۔ ③

⊙......مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ کا ایک نسخہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا جرمنی کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ ④

⊙......عمرو بن امیہ ضمری کے بیٹے کا بیان ہے کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ایک حدیث بیان کی تو میرے شیخ نے اس کا انکار کیا۔ میں نے عرض کیا کہ یہ حدیث میں نے آپ ہی سے تو سنی ہے؟ وہ بولے اگر تم نے یہ مجھ سے سنی ہے تو یہ

① سنن دارمی، باب من رخص فی کتابة العلم، رقم:۴۹۷، ۴۹۸۔
② سنن دارمی، ص:۶۹، دیباچہ صحیفہ ہمام بن منبہ، ص:۴۵۔
③ الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ج:۷، ص:۱۵۷، دیباچہ صحیفہ ہمام بن منبہ، ص:۵۰۔
④ مقدمہ تحفۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے ہاں لکھی ہوئی ہوگی۔ پھر وہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنے گھر لے گئے اور انہوں نے ہمیں احادیث رسول اللہ ﷺ کے بہت سے مجموعے دکھلائے، تو یہ حدیث بھی مل گئی۔ تو کہا کہ میں نے تم سے پہلے ہی کہا تھا کہ اگر میں نے یہ حدیث تم سے بیان کی ہے تو یہ میرے ہاں ضرور لکھی ہوئی ہوگی۔ ①

صحیفہ صحیحہ یعنی صحیفہ ہمام بن منبہ رحمہ اللہ

یہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے مشہور شاگرد ہیں، انہوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مسموعہ احادیث کو یکجا مرتب کرلیا تھا۔ اس کے قلمی نسخے برلن اور دمشق کے کتب خانوں میں موجود ہیں۔ یہ صحیفہ ڈاکٹر حمید اللہ مرحوم کے اردو ترجمہ اور مقدمہ کے ساتھ پاکستان میں بھی کئی مرتبہ شائع ہو چکا ہے۔

⊙...... مسند الامام احمد بن حنبل کی جلد:۲، ص:۳۱۲ اور مابعد پر یہ پورا صحیفہ مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ کے ذیل میں مذکور وموجود ہے۔ اس صحیفہ کی اکثر روایات صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں بھی ملتی ہیں۔

جامع معمر بن راشد رحمہ اللہ:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہمام بن منبہ رحمہ اللہ کے ایک شاگرد معمر بن راشد رحمہ اللہ ہیں انہوں نے ''الجامع'' کے نام سے ایک مجموعہ حدیث مرتب کیا تھا۔ کتب اصول میں اس کا تذکرہ ''جامع معمر بن راشد رحمہ اللہ'' کے نام سے ملتا ہے۔

ڈاکٹر حمید اللہ مرحوم نے ایک موقع پر لکھا تھا کہ انقرہ یونیورسٹی ترکی اور استنبول کے کتب خانوں سے اس کے کچھ حصے دستیاب ہوئے ہیں اور ان پر تحقیقی کام جاری ہے۔ ②

---

① جامع بیان العلم وفضلہ، ج:۱، ص:۴۔

② دیباچہ صحیفہ ہمام بن منبہ رحمہ اللہ، ص:۵۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیفہ بشیر بن نہیک رحمہ اللہ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ایک اور شاگرد بشیر بن نہیک تھے۔ انہوں نے بھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مسموعہ احادیث کا ایک مجموعہ مرتب کیا تھا۔ انہوں نے جاتے ہوئے وہ صحیفہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا کر اس کی تصدیق کرالی تھی۔ ①

صحیفہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایات کو ان کے تلامذہ وہب بن منبہ اور سلیمان بن قیس یشکری نے تحریری طور پر مرتب کرلیا تھا۔ یہ مجموعہ مناسک حج، خطبہ حجۃ الوداع وغیرہ پر مشتمل تھا۔ ②

⊙...... قتادۃ رحمہ اللہ کہا کرتے تھے کہ مجھے سورۃ البقرۃ کی نسبت صحیفہ جابر رضی اللہ عنہ زیادہ حفظ ہے۔ ③

صحیفہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی احادیث کو ان کے بھانجے شاگرد عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے تحریر کرلیا تھا جو جنگ حرہ میں ضائع ہوگئی تھیں۔ یہ بعد میں افسوس کرتے ہوئے کہا کرتے تھے کہ کاش! میں اپنے اہل وعیال اور سارے مال واسباب کو ان کتابوں کے عوض فدا کردیتا۔ ④

مجامیع احادیث ابن عباس رضی اللہ عنہ:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی احادیث کے بھی متعدد مجموعے مرتب تھے۔ سعید بن

---

① سنن دارمی، رقم:۵۰۰۔ تہذیب التہذیب، ج:۱، ص:۴۷۰۔ جامع بیان العلم، ج:۱، ص:۷۲۔

② تہذیب التہذیب، ج:۴، ص:۲۱۵۔

③ التاریخ الکبیر للبخاری، ج:۴، ص:۸۲۔

④ تہذیب التہذیب، ج:۷، ص:۱۸۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبیر رحمہ اللہ تابعی ان کی مرویات کو تحریری طور پر مرتب کیا کرتے تھے۔ ①

صحیفہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ

سعید بن ہلال کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ اپنی یادداشتیں نکال کر ہمیں دکھاتے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ روایات میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں اور انہیں قلم بند کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کر تصدیق بھی کرا چکا ہوں۔ ②

⊙...... انس رضی اللہ عنہ اپنے بیٹوں سے کہا کرتے تھے کہ بیٹو! اس علم کو لکھ کر محفوظ کر لیا کرو۔ ③

⊙...... مسلم علوی کا بیان ہے کہ میں نے ربان کو دیکھا وہ انس رضی اللہ عنہ کے ہاں ایک تختہ پر احادیث لکھ رہے تھے۔ ④

ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ اور کتابت حدیث

حسن بن جابر سے روایت ہے کہ انہوں نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کتابت علم کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں۔ ⑤

مجموعہ احادیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

معن سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے میرے سامنے ایک کتاب نکالی اور حلفاً کہا کہ یہ میرے والد عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ ⑥

---

① سنن دارمی، ص:۶۸۔

② المستدرك للحاكم، ج:۳، ص:۵۷۴۔

③ سنن دارمی، رقم: ۴۹۷۔

④ سنن دارمی، رقم:۴۹۸۔

⑤ سنن دارمی، رقم:۴۹۹۔

⑥ جامع بیان العلم، ص:۳۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ اور کتابت حدیث

سالم ابوالنضر مولی عمر بن عبیداللہ کا بیان ہے کہ میں ان کا کاتب (سیکریٹری) تھا۔ جب وہ حروریہ کے مقابلے کو نکلے تو عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے ان کے نام ایک خط لکھا۔ میں نے وہ پڑھا تو اس میں لکھا تھا کہ ایک دفعہ دشمن سے مقابلے کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قدر انتظار کیا کہ دن ڈھل گیا۔ پھر آپ نے لوگوں میں کھڑے ہو کر ان سے خطاب کیا اور فرمایا: لوگو! دشمن سے مقابلے کی تمنا نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرو اور جب مقابلہ شروع ہو جائے تو پیش آمدہ احوال پر صبر کرو، اور یاد رکھو کہ جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا فرمائی، اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے، تمام لشکروں کو شکست دینے والے، دشمن کو ہزیمت سے دوچار کر اور ان کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

⊙ ...... موسیٰ بن عقبہ کا بیان ہے کہ مجھ سے سالم ابوالنضر نے بیان کیا کہ میں عمر بن عبیداللہ کا کاتب (سیکریٹری) تھا کہ ان کے ہاں عبیداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی ایک تحریر آئی، اس میں لکھا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: تم دشمن سے مقابلے کی تمنا نہ کیا کرو۔ [1]

www.KitaboSunnat.com

کتاب سعد بن عبادة رضی اللہ عنہ

احادیث میں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی ایک کتاب کا ذکر بھی آیا ہے:

((قَالَ رَبِيعَةُ اَخْبَرَنِی ابْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ وَجَدْنَا فِی كِتَابِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَضٰی بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ))

”ربیعہ کا بیان ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے فرزند نے مجھے بتلایا کہ ہم نے سعد رضی اللہ عنہ کی کتاب میں یہ حدیث پائی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قسم اور ایک گواہ کے ساتھ فیصلہ دے دیا تھا۔“

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب لا تتمنوا لقاء العدو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسالہ سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ

ابن سیرین رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ سمرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی اولاد کے لیے جو رسالہ لکھا تھا یہ ان کے صاحبزادے کو وراثت میں ملا تھا۔ یہ روایات کے بہت بڑے ذخیرے پر مشتمل تھا، اس رسالہ کو ان کے بیٹے سلیمان بن سمرہ نے روایت کیا ہے۔ یہ نسخہ کافی ضخیم ہے اور اس میں بہت علم ہے۔ ①

مغالطہ (۲) قرآن کریم کے مخالف احادیث قابل حجت نہیں

ایک حدیث میں آیا ہے کہ

((اِنَّ الْحَدِیْثَ سَیَفْشُوْ عَنِّیْ فَمَا اَتَاکُمْ یُوَافِقُ الْقُرْآنَ فَھُوَ عَنِّیْ وَمَا اَتَاکُمْ عَنِّیْ یُخَالِفُ الْقُرْآنَ فَلَیْسَ مِنِّیْ))

''میری نسبت سے احادیث عام ہو جائیں گی۔ میری جو بات تمہارے پاس پہنچے اگر وہ قرآن کے موافق ہو تو وہ میری ہی بات ہوگی اور میری طرف منسوب جو بات قرآن کے خلاف ہو وہ بات میری نہ ہوگی۔''

لہٰذا جو احادیث قرآن سے زائد کوئی نیا حکم ثابت کریں تو ایسی تمام احادیث قرآن کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود اور نا قابل قبول ہوں گی اور اگر ان سے کوئی نیا حکم ثابت نہ ہوتا ہو تو ان کی حیثیت محض تاکید کی ہے۔ اصل حجت قرآن ہے۔

جواب: منکرین حدیث کے اس مغالطے کا ایک تو الزامی جواب یہ ہے، کہ اگر حدیث حجت نہیں اور اس کی کچھ بھی شرعی حیثیت نہیں تو خود اس گروہ کو حدیث پیش کر کے اس سے استدلال کرنے کا بھی حق حاصل نہیں۔ ویسے اس مغالطے کا علمی جواب یہ ہے کہ اس حدیث کو خالد بن ابی کریمہ نے ابو جعفر سے اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ خالد بن ابی کریمہ مجہول راوی ہے اور ابو جعفر صحابی نہیں۔ لہٰذا یہ حدیث سنداً ضعیف اور منقطع ہونے کی وجہ سے نا قابل قبول ہے۔

---

① تهذيب التهذيب، ج:۴، ص:۲۳۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر قرآن ہی اصل حجت ہے تو اس کو اپنی تاکید کے لیے حدیث کی کیا ضرورت ہے؟ منکرین حدیث غور کریں۔ اسی مفہوم کی ایک روایت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے مروی ہے کہ

((عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهَا تَكُوْنُ بَعْدِيْ رُوَاةٌ عَنِّي الْحَدِيْثَ فَاَعْرِضُوْا حَدِيْثَهُمْ عَلَى الْقُرْآنِ فَمَا وَافَقَ الْقُرْآنَ فَخُذُوْا بِهٖ وَمَا لَمْ يُوَافِقِ الْقُرْآنَ فَلَا تَاْخُذُوْا بِهٖ)) ①

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد راوی ہوں گے جو مجھ سے حدیث بیان کریں گے۔ پس ان کی حدیث کو قرآن پر پیش کرنا جو قرآن کے موافق ہو اسے لے لینا اور جو قرآن کے خلاف ہو اسے نہ لینا۔"

اس کی سند میں ایک بنیادی راوی جبارہ بن مغلّس ہے جس کے بارے میں امام الجرح والتعدیل یحییٰ بن معین فرماتے ہیں کہ "جبارۃ کذاب" (الجرح والتعدیل، ج:۲، ص:۵۵۰) کہ جبارہ کذاب ہے۔ دارقطنی نے اسے متروک کہا ہے۔ (سوالات البرقانی، ص:۷۱)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس کی بعض مرویات کو موضوع یا جھوٹ قرار دیا ہے۔ ②

ابن حبان، ذہبی اور ابن حجر رحمہم اللہ وغیرہم نے اس پر جرح کی ہے۔ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ جمہور اہل علم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ③

اسی طرح اس مفہوم کی ایک اور روایت ہے:

((اِذَا جَاءَكُمْ عَنِّيْ حَدِيْثٌ فَاَعْرِضُوْهُ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ فَمَا

---

① سنن الدار قطنی، ج:۴، ص:۲۰۷، ۲۰۸، رقم: ۴۴۳۰۔

② العلل ومعرفۃ الرجال لاحمد، ج:۱، ص:۱۸۵، ت: ۱۰۰۹۔

③ مجمع الزوائد، ج:۹، ص:۲۱۔ از افادات حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ ماهنامہ الحدیث، شمارہ:۳۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَافَقَ فَخُذُوْهُ وَمَا خَالَفَ فَاتْرُكُوْهُ)) ①

"کہ جب تمہارے پاس میری طرف سے کوئی حدیث آئے تو اسے کتاب اللہ پر پیش کر کے دیکھو، جو اس کے موافق ہو اسے لے لو اور جو اس کے خلاف اسے ترک کردو۔"

اس کے متعلق امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث باطل ہے، صحیح نہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ اس مفہوم کی ایک بھی حدیث صحیح نہیں۔

نیز قرآنِ کریم میں بھی ایسی کوئی نص نہیں کہ جو حدیث قرآن کے موافق ہو وہ مقبول اور جو قرآن کے خلاف ہو وہ غیر مقبول ہوگی۔ یہ بھی واضح رہے کہ صحیح السند کوئی ایک بھی حدیث قرآن کے خلاف یا اس سے متصادم نہیں۔ لہٰذا یہ ان حضرات کا محض مغالطہ ہی ہے۔

مغالطہ (۳) اطاعت رسول کا حکم صرف آپ ﷺ کی زندگی تک ہی تھا

منکرین حدیث کی طرف سے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ قرآنِ کریم میں جو اطاعت رسول کا حکم ہے یہ صرف رسول ﷺ کی زندگی اور زمانے تک تھا۔ ان کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد یہ حکم باقی نہیں رہا۔

جواب: یہ ایک انتہائی گمراہ کن اور جدید مغالطہ ہے جو اس سے قبل پوری امت میں کسی نے پیش نہیں کیا۔ کیوں کہ نبی ﷺ صرف اپنے اہل زمانہ کے لیے نبی نہ تھے بلکہ قیامت تک کی رہتی دنیا کے تمام لوگوں کے لیے نبی تھے جیسا کہ قرآنِ کریم میں ہے:

﴿قُلْ يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا﴾ (الاعراف:۷/ ۱۵۸)

"اے نبی ﷺ! آپ کہہ دیں کہ لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔"

نیز ارشادِ ربانی ہے:

① مفتاح الجنة، ص:۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا﴾ (سبا:۳۴/ ۲۸)

''اور ہم نے آپ کو سب لوگوں کی طرف بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔''

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ﴾ (آلِ عمران:۳/ ۳۱)

''اے نبی ﷺ! آپ ان لوگوں سے کہہ دیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔''

ان آیات سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ سب لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے اور آپ کی اطاعت کا حکم آپ کے دنیا سے جانے کے بعد بھی ہے۔ آپ ﷺ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد آپ ﷺ کی احادیث وسنن کی ہی اطاعت آپ ﷺ کی اطاعت ہے۔

مغالطہ (۴) حدیث تاریخ کی حیثیت رکھتی ہے

بعض اوقات منکرین حدیث جب بحث مباحثہ میں لاجواب ہوجائیں تو کہا کرتے ہیں کہ ہم احادیث کے منکر نہیں بلکہ یہ تو تاریخ کا انتہائی اہم سرمایہ بلکہ مقدس تاریخی دستاویز ہے۔

جواب: یہ قول ان کی انتہائی ڈھٹائی، بدباطنی اور بددیانتی کا مظہر ہے۔ گویا وہ ایسا سیاسی قسم کا بیان دے کر سادہ مسلمانوں کو مزید مغالطے میں الجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیوں کہ ایک طرف تو وہ حدیث کے سرے سے منکر ہیں اور یہ بات کہہ کر وہ دھوکہ دیتے ہیں کہ ہم حدیث کا انکار نہیں کرتے بلکہ یہ تو ایک اہم تاریخی سرمایہ ہے۔ گویا درحقیقت وہ حدیث کو کچھ بھی شرعی حیثیت دینے کو تیار نہیں۔ وہ اسے زیادہ سے زیادہ تاریخی سرمایہ اور محض مقدس دستاویز کے طور پر قبول کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغالطہ (۵) احادی ظن الثبوت ہیں

منکرین حدیث کی طرف سے ایک مغالطہ یوں بھی دیا جاتا ہے کہ قرآنِ کریم متواتر ہے اور حدیث ظنی الثبوت ہے۔

جواب: منکرین حدیث ایسی باتیں کر کے سادہ لوح عام مسلمانوں کو احادیث کے بارے میں شکوک واوہام میں مبتلا کرنے کی سعی کرتے ہیں۔ حالاں کہ عربی زبان میں لفظ ''ظن'' ''یقین اور گمان'' دونوں معنی میں مستعمل ہے۔ یہ لوگ صرف اردو معنی کو پیش نظر رکھتے ہیں۔ مفردات القرآن، لسان العرب، الصحاح اور دیگر کتب لغات میں اس کی تفصیل دیکھی جاسکتی ہے، بلکہ حد تو یہ ہے کہ قرآنِ کریم میں بھی یہ لفظ (ظن) متعدد مقامات پر یقین کے معنی میں آیا ہے www.KitaboSunnat.com

چناں چہ ملاحظہ ہو:

﴿الَّذِیۡنَ یَظُنُّوۡنَ اَنَّہُمۡ مُّلٰقُوا اللّٰہِ﴾ (البقرۃ:۲/ ۲۴۹)

''جو لوگ اس بات کا یقین رکھتے تھے کہ بے شک وہ اللہ سے ملنے والے ہیں۔''

﴿اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِکَ اَنَّہُمۡ مَّبۡعُوۡثُوۡنَ﴾ (المطففین:۸۳/ ۴)

''کیا ان لوگوں کو یقین نہیں کہ وہ ایک بڑے دن میں قبروں سے اٹھائے جائیں گے۔''

﴿وَّ ظَنَّ اَنَّہُ الۡفِرَاقُ﴾ (القیامۃ:۷۵/ ۲۸)

''اور اسے یقین ہو چلا کہ اب اس کا دنیا سے روانگی کا وقت آ چکا ہے۔''

﴿اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنۡ لَّنۡ نُّعۡجِزَ اللّٰہَ فِی الۡاَرۡضِ﴾ (الجن:۷۲/ ۱۲)

''ہمیں یقین ہے کہ ہم اللہ کو زمین میں عاجز نہیں کر سکتے۔

مغالطہ (۶) ''الحکمۃ'' سے مراد حدیث نہیں

جب مسلمانوں کی طرف سے لفظ قرآنی ﴿یُعَلِّمُھُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ﴾ پیش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کے کہا جائے کہ ان آیات میں ''الحکمۃ'' سے مراد سنت اور حدیث نبوی ہے تو وہ کہا کرتے ہیں کہ اگر ''الحکمۃ'' کا معنی صرف سنت وحدیث ہے تو قرآن میں ہے:

﴿وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ﴾ (لقمان:۳۱/ ۱۲)

''کہ ہم نے لقمان کو ''حکمت'' سے نوازا تھا۔'' تو کیا ان کو خاتم النبیین کی سنت اور احادیث کا علم تھا؟

جواب: ہمارا یہ دعویٰ ہے ہی نہیں کہ عربی میں جہاں بھی یہ لفظ ''الحکمۃ'' آئے تو اس سے مراد صرف ''سنت'' ہوتی ہے۔ ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ قرآنِ کریم میں ہر جگہ ''الحکمۃ'' سے مراد صرف ''سنت وحدیث'' ہے، بلکہ ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ قرآنِ کریم میں جہاں بھی ''الکتاب'' کے ساتھ ''الحکمۃ'' آیا ہے وہاں اس سے مراد سنت اور حدیث ہے۔ جیسا کہ علماء اسلام اپنی تحاریر میں اس کی صراحت کرتے رہتے ہیں۔

مغالطہ (۷) قرآن میں ہر چیز کا بیان ہے

ان حضرات کی طرف سے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ قرآنِ کریم میں ہر چیز کا بیان آچکا ہے۔ لہٰذا قرآن کے ہوتے ہوئے حدیث کی ضرورت نہیں، ان کا استدلال درج ذیل قسم کی قرآنی آیات سے ہے:

﴿وَ كُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا﴾ (بنی اسرائیل:۱۷/ ۱۲)

''کہ ہم نے ہر بات کو تفصیل سے بیان کردیا ہے۔''

﴿وَ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ﴾ (النحل:۱٦/ ۸۹)

''اور ہم نے ہر چیز کو بیان کرتے ہوئے آپ پر کتاب نازل کی ہے۔''

﴿وَ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا﴾ (الانعام:٦/ ۱۱۴)

''کہ وہ اللہ ہے جس نے تمہاری طرف ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں ہر چیز وضاحت کے ساتھ بیان کی جاچکی ہے۔''

ان حضرات کا دعویٰ ہے کہ قرآن کے اعلان کے مطابق اس میں ہر چیز بیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو چکی ہے۔ لہٰذا اس کے علاوہ مزید کسی چیز کی ضرورت ہی نہیں رہ جاتی۔

جواب: یہ بھی ان حضرات کا محض مغالطہ ہے، کیوں کہ ان قرآنی آیات میں لفظ ''کل'' تمام کے معنی میں نہیں بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ قرآن نے دین کے تمام بنیادی ضوابط اور اصول بیان کر دیئے ہیں، جیسا کہ قرآنِ کریم ہی میں ہے:

﴿ثُمَّ كُلِي مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ﴾ (النحل:١٦/ ٦٩)

''اور تو تمام پھلوں میں سے کھا۔''

دوسرے مقام پر ہے:

﴿وَ اُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ﴾ (النمل:٢٧/ ٢٣)

''اور ملکہ سبا کو ہر قسم کی نعمت دی گئی تھی۔''

ظاہر ہے کہ ان مقامات پر ''کل'' سے علی الاطلاق تمام اشیاء مراد نہیں، بلکہ شہد کی مکھی کو جو بھی پھل میسر ہو وہ اس سے کھائے اور ملکہ سبا کو اس کی ضرورت کی ہر چیز مہیا کر دی گئی تھی۔ اس کے پاس بعد کے ادوار کی ایجادات و مصنوعات بالکل نہ تھیں۔ لہٰذا لفظ ''کل'' سے استدلال کرنا محض مغالطہ ہے۔

اسی طرح یہ منکرین حدیث اس آیت سے بھی استدلال کرتے ہیں:

﴿مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ﴾ (الانعام:٦/ ٣٨)

''ہم نے اس کتاب میں کسی قسم کی کمی نہیں چھوڑی۔''

منکرین حدیث کا کہنا ہے کہ چوں کہ کتاب اللہ میں کسی بھی قسم کی کمی نہیں یہ ہر لحاظ سے کامل و مکمل ہے۔ لہٰذا اس کے ہوتے ہوئے دوسری کسی بھی چیز کی ضرورت نہیں۔

لیکن یہ بھی ان حضرات کا محض مغالطہ ہے۔ پوری آیت پیش نظر ہو تو پتا چلتا ہے کہ یہاں ''الکتاب'' سے مراد ''قرآنِ مجید'' نہیں بلکہ اللہ کا علم یعنی ''تقدیر'' مراد ہے۔ آیت کے الفاظ یوں ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَ لَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ﴾ (الانعام:٦/ ٣٨)

''زمین پر چلنے والا ہر جاندار اور اپنے پروں سے اڑنے والا ہر پرندہ یہ سب تمہاری طرح امتیں، گروہ ہیں۔ ہم نے ان کی تقدیر میں کسی قسم کی کمی نہیں چھوڑی پھر ان سب کو ان کے ربّ کی طرف جمع کیا جائے گا۔''

اس آیت میں "الکتاب" سے مراد تقدیر ہے، جیسا کہ اسی قسم کی ایک اور آیت میں ہے:

﴿وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ مَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَ لَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَ لَا رَطْبٍ وَّ لَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ﴾

(الانعام:٦/ ٥٩)

''اور وہی جانتا ہے جو کچھ بحر و بر میں ہے اور جو پتہ بھی گرتا ہے وہ اس کے علم میں ہوتا ہے اور زمین کے اندھیروں میں کوئی دانہ ایسا نہیں جسے وہ نہ جانتا ہو، اور کوئی تر چیز اور کوئی خشک چیز ایسی نہیں جو واضح کتاب یعنی لوحِ محفوظ میں لکھی ہوئی نہ ہو۔ اس آیت میں بھی ''کتاب'' سے تقدیر اور اللہ کا علم مراد ہے۔''

مغالطہ (۸) ہمارے لیے قرآن ہی کافی ہے

﴿اَوَ لَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّ ذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ﴾ (العنکبوت:٢٩/ ٥١)

''کیا ان کے لیے اتنا کافی نہیں کہ ہم نے آپ پر کتاب نازل کی جو ان کو پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہے، اس میں اہل ایمان کے لیے رحمت اور نصیحت ہے۔''

اس آیت سے منکرین حدیث کا استدلال یہ ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ لوگوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے صرف قرآن کافی ہے۔

جواب: آیت کا صحیح مفہوم جاننے کے لیے اس سے پہلی آیت کو بھی ساتھ ملا لیا جائے، اس میں ہے:

﴿وَ قَالُوْا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ﴾ (العنکبوت:۲۹/ ۵۰)

''اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس نبی پر اس کے رب کی طرف سے نشانیاں کیوں نہ نازل کی گئیں؟ آپ کہہ دیں کہ نشانیاں تو اللہ ہی کے پاس ہیں، میں تو بس واضح طور پر ڈرانے والا ہوں۔''

کفار کی طرف سے نشانیوں کے مطالبہ کے جواب میں ان سے کہا گیا کہ کیا ان کے لیے یہ کافی نہیں کہ ہم نے آپ پر کتاب نازل کردی ہے جو ان کے سامنے تلاوت کی جاتی ہے۔ لہٰذا اس آیت سے منکرین حدیث کا یہ استدلال صحیح نہیں کہ لوگوں کے لیے صرف قرآن کافی ہے۔

مغالطہ (۹) ''لہو الحدیث'' سے استدلال

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾ (لقمان:۳۱/ ۶)

''اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو حدیث کے مشغلے کے خریدار ہوتے ہیں تاکہ علم کے بغیر وہ اللہ کی راہ سے دور بھٹکا دیں۔''

جواب: اس آیت کا یہ ترجمہ مشہور منکر حدیث محمد اسلم جے راجپوری نے کیا ہے، پوری امت میں کسی نے بھی اس آیت کا یہ ترجمہ نہیں کیا۔ اس ترجمہ کی غلطی اور بطلان واضح ہے۔ ان صاحب کا یہ ترجمہ اور طرزِ استدلال قرآنی تحریف، حدیث دشمنی، بددیانتی اور بدنیتی کی واضح مثال ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغالطہ (۱۰) قرآن ہی سے نصیحت کرو

قرآنِ مجید میں ہے:

﴿فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ﴾ (ق:۵۰/ ۴۵)

''پس آپ اس قرآن کے ذریعے نصیحت کرتے رہیں ان لوگوں کو جو میری وعید سے ڈرتے ہیں۔''

اس آیت سے منکرین حدیث کا استدلال ہے کہ اللہ نے اپنے رسول کو حکم دیا کہ وہ صرف اس قرآن کے ذریعے لوگوں کو نصیحت کرتے رہیں۔

جواب: اس آیت کا بھی مفہوم وہ نہیں جو ان حضرات نے لینے کی کوشش کی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اس سے پہلی آیات میں قیامت کا ذکر ہے۔ تو اللہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ ان لوگوں کو قرآن کے ذریعے قیامت کی یاد دلاتے رہیں۔ کیوں کہ قرآنِ مجید میں بہت سے مقامات پر پرزور انداز میں قیامت اور آخرت کا ذکر آیا ہے۔

مغالطہ (۱۱) قرآن مجید کی آیت سے استدلال

﴿وَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَ اِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ﴾ (الزمر:۳۹/ ۴۵)

منکرین حدیث نے اس آیت کا ترجمہ یوں کیا ہے:

''اور جب اللہ واحد کا ذکر کیا جاتا ہے تو آیت پر ایمان نہ رکھنے والوں کے دل منقبض ہو جاتے ہیں اور جب اس کے غیر کا ذکر کیا جاتا ہے تو وہ اچانک خوش ہو جاتے ہیں۔'' (پرویزی ترجمہ)

جواب: اس ترجمہ میں ایک واضح اور صریح غلطی یا تحریف تو یہ ہے کہ ان حضرات نے ''الآخرۃ'' کا معنی ''آیت'' کیا ہے، یہ صریحاً معنوی تحریف ہے۔

نیز ان حضرات نے اس آیت سے یہ مفہوم لیا ہے کہ ہمیشہ صرف ربّ واحد کا ذکر ہونا چاہیے، اور اس کے ساتھ کسی دوسرے کا ذکر نہیں ہونا چاہیے۔ انہوں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے کا نام لیے بغیر رسول اللہ ﷺ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ان کا مقصود یہ ہے کہ تبلیغ وہدایت کے لیے صرف ربّ واحد کی بات کی جائے۔ اور اسی کا کلام پیش کیا جائے جب کہ اس آیت کا صحیح ترجمہ یہ ہے کہ جب اکیلے اللہ کا ذکر کیا جائے تو آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کے دل منقبض ہو جاتے ہیں۔ کیوں کہ ان کا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ پر ایمان نہیں۔ البتہ جب اللہ کے سوا دوسرے بتوں اور ان کے مزعومہ حاجت رواؤں کا ذکر ہو تو بڑے خوش ہوتے ہیں۔ اس کی تائید ان آیات سے بھی ہوتی ہے جن میں ہے:

﴿وَ اِلٰی عَادٍ اَخَاھُمْ ھُوْدًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ﴾ (الاعراف:۶۵)

''اور ہم نے قومِ عاد کی طرف ان کے بھائی ہود علیہ السلام کو بھیجا، انہوں نے کہا اے میری قوم! تم اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، کیا تم اللہ سے ڈرتے نہیں۔''

تو قوم نے کہا:

﴿قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰہَ وَحْدَہٗ وَ نَذَرَ مَا کَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ کُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ﴾ (الاعراف:۷/ ۷۰)

''کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہم ایک اللہ کی عبادت کریں اور ہمارے آباؤ اجداد جن بتوں کو پوجتے تھے ہم ان کو چھوڑ دیں، اگر تو اپنی بات میں سچا ہے تو ہم پر وہ عذاب لے آ جس سے تو ہمیں ڈراتا ہے۔''

مغالطہ (۱۲) کتابت حدیث کا حکم نہیں

منکرین حدیث کا یہ بھی کہنا ہے کہ اگر حدیث حجت ہوتی تو نبی ﷺ اسے تحریر کرنے کا حکم دیتے اور صحابہ وتابعین کرام اس کی کتابت، جمع اور تدوین کا اہتمام کرتے۔ اس کے برعکس نبی ﷺ سے تو کتابت حدیث سے منع کا حکم مروی ہے۔ لہٰذا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث کیونکر حجت ہو سکتی ہے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کا حدیث لکھنے کا حکم دینا یا اس کے لکھنے سے منع کرنے کا مفہوم یہ نہیں کہ سرے سے حدیث حجت ہی نہیں۔ آپ ﷺ نے محض اس اندیشہ سے کہ قرآنِ کریم اور حدیث کی عبارات آپس میں مختلط نہ ہو جائیں، احتیاط کے طور پر صحابہ کرام کو عارضی طور پر کتابت سے منع فرما دیا تھا۔ ورنہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے صحابہ کرام کو کتابت حدیث کا اذنِ عام حاصل تھا۔ نیز کسی چیز کے حجت ہونے کے لیے تحریر و کتابت ہی کافی نہیں ہوتی بلکہ اس کے لیے اس کے ناقلین کا ثقہ ہونا ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عہد صدیقی میں قرآنی آیات کی تدوین و کتابت کے ساتھ ساتھ صحابہ کرام کے حفظ و نقل کو بھی ملحوظ رکھا گیا تھا۔

مغالطہ (۱۳) حدیث قطعی الثبوت نہیں

منکرین حدیث یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ دین کو قطعی ہونا چاہیے۔ قرآن تو قطعی الثبوت ہے جب کہ سنت ایسی نہیں۔ قرآن کے بارے میں تو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿الٓمّٓ۔ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ﴾ (البقرۃ:۲/ ۱، ۲)

''الم۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں۔''

نیز اللہ نے فرمایا ہے:

﴿وَ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ﴾ (فاطر:۳۵/ ۳۱)

''اور ہم نے آپ کی طرف جو کتاب وحی کی ہے وہ حق ہے۔''

اس کے برعکس احادیث ظنی ہیں، ان پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ مذکورہ آیات سے معلوم ہوا کہ اصل دین اور حجت صرف قرآن ہے۔

جواب: اس کا جواب یہ ہے کہ بلاشبہ قرآن قطعی الثبوت ہے، مگر وہ قطعی الدلالۃ نہیں۔ قرآنِ کریم کی بہت سی آیات ایسی ہیں کہ کوئی بھی آدمی ان کا مفہوم بیان کرتے ہوئے یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ اس نے جو مفہوم بیان کیا ہے وہی صحیح اور باقی تمام مفاہیم غلط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ نیز یہ دعویٰ کرنا کہ احکامِ دین میں ظن (گمان) جائز نہیں، اس کا تعلق توحید وغیرہ اصول سے تو ہوسکتا ہے لیکن دین کی جزئیات میں تو ظن پر ہی عمل ہوتا ہے۔ بلکہ ظن پر عمل کیے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ اس کی مثال اجتہاد ہے کہ متعدد مجتہدین جو اجتہاد چاہیں اختیار کریں، وہ اپنے اپنے اجتہاد کو تو صحیح سمجھیں مگر دوسرے صاحب علم کے اجتہاد کو غلط نہیں کہہ سکتے۔

مغالطہ (۱۴) منصب رسالت صرف قرآن پہنچانا ہے

منکرین حدیث کی طرف سے بعض اوقات یہ بھی کہا جاتا ہے کہ رسول ﷺ کا کام محض قرآن کی تبلیغ اور امت تک پہنچانا ہے۔

جواب: ان کی اس بات کا مقصود یہ ہے کہ قابل اتباع صرف قرآن ہے۔ رسول تو محض قاصد ہوتا ہے۔ احکام و آیات کی تشریح، توضیح یا تبیین اس کی ذمہ داری یا منصب نہیں، ان کا استدلال ان آیات سے ہے جن میں ہے:

﴿مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ﴾ (المائدۃ:۵/ ۹۹)

''کہ رسول کی ذمہ داری صرف پہنچانا ہے۔''

ایک اور آیت میں ہے:

﴿اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ﴾ (الشوریٰ:۴۲/ ۴۸)

''کہ آپ کا کام صرف پہنچانا ہے۔''

یہ ان حضرات کا بہت بڑا مغالطہ ہے، کیوں کہ قرآنِ کریم میں بار بار اللہ کی اطاعت کے ساتھ رسول ﷺ کی اطاعت واتباع کا حکم آیا ہے۔

نیز قرآن میں یہ بھی آیا ہے کہ یہ رسول لوگوں کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ نیز متعدد آیات میں قرآنی احکام و آیات کی تبیین وتوضیح کرنا بھی نبی ﷺ کا منصب اور ذمہ داری بیان کیا گیا ہے۔ باقی رہا ان کا ایسی آیات سے استدلال جن میں آیا ہے کہ رسول ﷺ کی ذمہ داری صرف پہنچانے کی ہے تو یہ محض دھوکہ اور مغالطہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ ایسی آیات کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی نبی دنیوی مال وجاہ کا لالچی اور خواہش مند نہیں ہوتا، اور وہ اس کی تبلیغ پر کسی اجرت ومعاوضہ کا خواہش مند بھی نہیں ہوتا۔ اس کا کام محض اللہ کے احکام اور اس کا دین پہنچانا ہے۔

نیز ان آیات میں یہ بیان بھی ہے کہ نبی سے آخرت میں امت کے بارے میں باز پرس ہوگی کہ وہ ایمان کیوں نہ لائے؟ انبیاء ورسل علیہم السلام سے صرف یہ پوچھا جائے گا کہ انہوں نے اللہ کے احکام امت تک پہنچائے تھے یا نہیں؟

منصب رسالت

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں وضاحت کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ اللہ کے احکام کی تشریح وتوضیح کرنا بھی نبی کا منصب اور ذمہ داری ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿بِالْبَيِّنٰتِ وَ الزُّبُرِ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ﴾ (النحل:۱۶/ ۴۴)

''اور ہم نے آپ کی طرف یہ ذکر نازل کیا تاکہ آپ ان لوگوں کے سامنے اس چیز کو خوب کھول کر بیان کردیں جو ان کی طرف ان کے لیے نازل کی گئی ہے، اور تاکہ وہ اس پر غور وفکر کریں۔''

اسی سورت میں آگے جا کر مزید ارشاد ہے:

﴿وَ مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِی اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ﴾ (النحل:۱۶/ ۶۴)

''اور ہم نے آپ پر یہ کتاب اس لیے نازل کی ہے کہ آپ ان لوگوں کے سامنے وہ باتیں خوب واضح کر کے بیان کردیں جن میں یہ اختلاف کرتے ہیں، اور یہ کتاب اہل ایمان کے لیے ہدایت ورحمت کا باعث ہے۔''

ان دونوں آیات میں اللہ تعالیٰ نے کس قدر وضاحت سے بیان فرمایا کہ رسول ﷺ کا ایک منصب اور ذمہ داری یہ بھی ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے اللہ کی کتاب اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے احکام کی اچھی طرح وضاحت اور تشریح کرے، یہ وضاحت وتشریح حجت شرعی اور شریعت کا ماخذ ہے۔

اصحاب بصیرت جانتے ہیں کہ کسی کتاب کی تشریح وتوضیح محض اس کے الفاظ پڑھ کر سنا دینے سے نہیں ہوجاتی، بلکہ تشریح کرنے والا اس کے الفاظ سے کچھ زائد الفاظ ادا کرتا ہے تاکہ سننے والے کو پوری بات اچھی طرح سمجھ آجائے اور بسا اوقات اس کی تشریح عمل اور اشارہ کے ذریعے بھی کردی جاتی ہے۔ نبی ﷺ کی اس قولی، فعلی یا تحریری تشریح کو ہی حدیث، سنت، یا اسوۂ رسول کا نام دیا جاتا ہے۔

مغالطہ (۱۵) احادیث غیر معتبر ہے

ائمہ حدیث نے لکھا ہے کہ امام احمد رحمہ اللہ نے اپنی ''المسند'' کا انتخاب تین لاکھ احادیث سے کیا۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا قول ہے کہ مجھے ایک لاکھ صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح احادیث یاد ہیں۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی ''الصحیح'' کا انتخاب تین لاکھ احادیث سے کیا ہے۔ امام ابوزرعہ رحمہ اللہ کو سات لاکھ احادیث یاد تھیں، وغیرہ۔

منکرین حدیث کا مغالطہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کا دورِ نبوت صرف تیئس برس پر محیط ہے۔ اس عرصہ میں اس قدر احادیث کیوں کر بیان ہوسکتی ہیں؟ لہٰذا احادیث میں اور بہت سی باتیں شامل کردی گئی ہیں۔ لہٰذا یہ سارا ذخیرہ غیر معتبر اور غیر مستند ہوا۔

جواب: ان حضرات کا یہ مغالطہ بھی قلت مطالعہ اور لاعلمی وجہالت پر مبنی ہے۔ ایسے مواقع پر محدثین لفظ ''حدیث'' کو عام معنی میں لیتے ہیں یعنی مرفوع، موقوف، متصل، منقطع، مرسل، معضل، مختلف اسانید وطرق اور آثار وغیرہ سب ہی اس سے مراد ہوتے ہیں۔ حتی کہ اگر کسی محدث کو ایک حدیث بیس سندوں سے یاد ہو تو اسے ایک نہیں بلکہ بیس احادیث شمار کیا جاتا تھا۔ لہٰذا ان کی یہ بات محض دھوکہ اور مغالطہ ہی ہے، رسول اللہ ﷺ سے کثیر احادیث کا مروی ہونا مستبعد بھی نہیں۔

منکرین حدیث کا یہ کہنا ہے کہ کثرتِ احادیث کے باوجود ائمہ حدیث نے اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی مرتبہ کتب حدیث میں محض چند ہزار احادیث ذکر کی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک باقی احادیث غیر مستند، غیر معتبر یا غلط تھیں۔

جواب: حالانکہ یہ بھی محض الفاظی، بددیانتی اور مغالطہ ہی ہے۔ مثلاً امام بخاری رحمہ اللہ کا قول ہے کہ مجھے ایک لاکھ صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح احادیث یاد ہیں۔ تو صحیح البخاری میں محض سات ہزار احادیث ذکر کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان کے نزدیک باقی سب ہی احادیث غلط یا غیر معتبر تھیں۔ بلکہ اس کا مفہوم صرف اس قدر ہے کہ انہوں نے ایک مخصوص متعین کردہ معیار کو پیش نظر رکھ کر اس معیار پر پوری اترنے والی احادیث کو ''الصحیح'' میں ذکر کیا، ورنہ ان کے نزدیک ان کے علاوہ بھی صحیح احادیث کی ایک کثیر تعداد تھی۔

مغالطہ (۱۶) حدیث حجت نہیں

منکرین حدیث یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ حدیث حجت ہی نہیں ہے۔

جواب: یہ بھی ان حضرات کے مغالطات میں سے ایک مغالطہ ہے۔ ہم اپنے اس مقالہ کے آغاز میں حجیت حدیث کا ذکر کر آئے ہیں۔ اسی بات کو ایک دوسرے انداز سے واضح کیا جاتا ہے کہ قرآنِ مجید میں بار بار اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ کا حکم آیا ہے۔ کہیں اللہ نے فرمایا ہے:

﴿مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ (النساء:۴/ ۸۰)

''اور جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے گویا اللہ ہی کی اطاعت کی۔''

کہیں ارشاد ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب:۳۳/ ۲۱)

''تمہارے لیے اللہ کے رسول ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔''

یہ اور ان جیسی بیسیوں آیات سے واضح ہے کہ نبی ﷺ کا فرمان، حکم اور اطاعت حجت ہے۔ بلکہ اگر ذرا گہرائی سے غور کیا جائے تو ترتیب میں قرآن کا درجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث سے پہلے آتا ہے۔ کیوں کہ نبی ﷺ نے آ کر بتلایا کہ مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے۔ گویا نبی ﷺ کی بات پہلے اور وحی الٰہی کا ذکر اس سے بعد میں آتا ہے۔ اگر نبی ﷺ کی بات حجت نہ ہو تو قرآن کی بھی کچھ حیثیت نہیں رہتی۔ تعجب ہے کہ یہ منکرین نبی کی بات کو حجت نہیں مانتے جب کہ اپنی اس مذکورہ بات کو بنیاد بنا کر حدیث کے منکر بن رہے ہیں۔ فیا للعجب

مغالطہ (۱۷) خبر واحد حجت نہیں

بسا اوقات یہ لوگ مسلمانوں کے دلائل سے لاجواب ہو کر اعتراف کر جاتے ہیں کہ حدیث تو حجت ہے البتہ فوراً پینترا بدلتے ہوئے ساتھ ہی کہہ دیتے ہیں کہ خبر واحد حجت نہیں ہے۔

جواب: یہ بھی ان کا محض مغالطہ اور علمی بددیانتی ہے ورنہ قرآن شاہد ہے کہ اللہ کے کسی بھی نبی نے جب بھی اپنی قوم کو دین کی دعوت دی تو ابتدا میں وہ اکیلے ہی اپنے موقف کے حامل ہوتے تھے۔ اگر خبر واحد حجت نہ ہو تو کسی بھی نبی کی بات حجت نہیں ہو سکتی۔ حقیقت ہے کہ قرآنِ کریم میں متعدد مقامات پر خبر واحد کی حجیت کا تذکرہ موجود ہے:

﴿وَ جَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى﴾ (یٰس:۳۶/ ۲۰)

کہ شہر کے ایک کونے سے ایک آدمی نے آ کر موسیٰ (علیہ السلام) کو اطلاع دی کہ لوگ آپ کے خلاف مشاورت کر رہے ہیں۔

تو موسیٰ علیہ السلام نے اس کی بات کو تسلیم کرتے ہوئے وہاں سے چلے جانے کا فیصلہ کیا۔

مدین میں موسیٰ علیہ السلام نے دو لڑکیوں کی بکریوں کو پانی پلایا۔ بعد میں ان میں سے ایک نے آ کر موسیٰ علیہ السلام سے کہا:

﴿اِنَّ اَبِىْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا﴾ (القصص:۲۸/ ۲۵)

کہ میرے والد آپ کو بلاتے ہیں تاکہ آپ نے ہماری بکریوں کو جو پانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پلایا، آپ کو اس کی اجرت دیں۔'' تو موسیٰ علیہ السلام نے اس کی بات کو تسلیم کیا اور اس کے ہم راہ ان کے گھر کو روانہ ہو گئے۔

اس واقعہ سے اور دیگر قرآنی واقعات سے معلوم ہوا کہ خبر واحد حجت ہے، بشرطیکہ بات کرنے والا آدمی ثقہ اور معتبر ہو۔

مغالطہ (۱۸) اطاعت رسول سے مراد اطاعت قرآن ہے

رسول بمعنی قرآن: منکرین حدیث وسنت میں سے مولوی عبداللہ چکڑالوی نے قرآنِ کریم کے خود ساختہ مضحکہ خیز معانی کیے اور حدیث وسنت کی خوب کھل کر مخالفت کی۔ اس سلسلہ میں اس نے رسول کا معنی قرآن کر کے رسول اور اس کی اطاعت سے جان چھڑانا چاہی، جواب قرآنِ کریم کی دسیوں آیات میں اللہ کی اطاعت کے ساتھ الگ سے مستقل طور پر رسول ﷺ کی اطاعت کا حکم اور اس کی مخالفت پر وعید اور رسول ﷺ کی زندگی میں امت کے لیے اسوۂ حسنہ کا تذکرہ آیا ہے۔ ان آیات میں رسول ﷺ کا معنی قرآن کرنا صریحاً غلط ہی نہیں مضحکہ خیز بھی ہے۔ چند آیات ملاحظہ فرمائیں:

﴿رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً﴾ (البینة:۹۸/ ۲)

''اللہ کا رسول پاکیزہ صحیفوں کی تلاوت کرتا ہے۔''

﴿فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَ سُقْیٰهَا﴾ (الشمس:۹۱/ ۱۳)

''تو اللہ کے رسول نے ان سے کہا کہ تم اللہ کی اس اونٹنی اور اس کے پانی کا خیال رکھو۔''

﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ﴾ (التوبة:۹/ ۱۲۸)

''یقیناً تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول آیا ہے تمہارا تکلیف میں مبتلا ہونا اس پر گراں گزرتا ہے، وہ تمہاری بھلائی کا بہت حریص ہے۔ مومنوں پر نہایت شفیق، بہت رحم کرنے والا ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ (آل عمران:۳/ ۱۶۴)

''اللہ نے اہل ایمان میں انہی میں سے ایک رسول کو مبعوث کر کے ان پر احسان کیا جو انہیں اللہ کی آیات پڑھ کر سناتا، ان کا تزکیہ کرتا اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ لوگ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔''

اب ذرا ایک دفعہ دوبارہ ان آیات کو پڑھ کر ان میں رسول کا معنی قرآن کرتے جائیں اور دیکھیں کہ بات کیا سے کیا ہوگئی؟

مولوی عبداللہ چکڑالوی کا ایک آیت کا مضحکہ خیز معنی آپ کی نظر سے گزرا۔ ذرا ان کی طرف سے سورۃ الکوثر کا ترجمہ بھی ملاحظہ فرمائیں، جو کہ اہل علم کے ہاں ایک لطیفہ سے کم نہیں۔ چناں چہ لکھتے ہیں:

''اے ہر ایک صاحب قرآن! تحقیق عطا فرمایا ہم نے تجھ کو یہ کامل صفات، جامع کمالات قرآن مجید، جس میں سعادتِ دارین ہے۔ پس تو ہمیشہ ہر ایک خالص قرآنی نماز ہی پڑھا کر۔ خاص اپنے پروردگار کی رضا مندی کے لیے۔ خصوصاً اپنے وجود کے اونٹ (کان) کو ذبح (ذلیل، حقیر یعنی پکڑا) کر ہر تکبیر کے وقت۔ کیوں کہ تحقیق ہر ایک مخالف تیرا تو اس قرآنی نماز سے بالکل محروم و بے نصیب ہی رہتا ہے۔''①

یہ تو چکڑالوی ترجمہ کی مثالیں ہیں، ورنہ منکرین حدیث کا یہ گروہ! ع

ایں خانہ ہمہ آفتاب است

مغالطہ (۱۹)

منکرین حدیث کہا کرتے ہیں کہ سنت وحی نہیں، بلکہ یہ تو چند اقوال ہیں جن کو

① پارہ:۳۰، سورۃ الکوثر، چکڑالوی ترجمہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلط طور پر اللہ کے رسول کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے۔

جواب: ان حضرات کی یہ بات بھی پہلی باتوں کی طرح درست نہیں، بلکہ صحیح بات یہ ہے کہ سنت وحدیث بھی اللہ کی طرف سے وحی ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

﴿وَ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى۔ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾ (النجم:۵۳/ ۳، ۴)

''اور یہ رسول اپنی خواہش سے نہیں بولتا۔ وہ جو بھی بولتا ہے وہ اللہ کی طرف سے اس کی طرف وحی کی جاتی ہے۔''

نیز ارشاد ہے:

﴿وَ لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ۔ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ۔ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ۔ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ﴾ (الحاقة:۶۹/ ۴۴۔۴۷)

''اور اگر یہ ہماری طرف کوئی بات گھڑ کر بیان کرتا تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ کر اس کی شہ رگ کاٹ ڈالتے۔ پھر تم میں سے کوئی بھی ہمیں اس کام سے روک نہ سکتا۔''

www.KitaboSunnat.com

نیز ارشاد ہے:

﴿وَ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا﴾ (الشوریٰ:۴۲/ ۵۱)

''اور یہ کسی بھی بشر کو لائق نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر الہام کر کے یا پردے کے پیچھے سے یا فرشتہ بھیج کر۔''

نیز ارشاد ہے:

﴿وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ﴾ (النحل:۱۶/ ۴۴)

''اور ہم نے آپ کی طرف یہ ذکر نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کے سامنے اس کی وضاحت کریں جو ان کی طرف نازل کیا گیا ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشہور منکر حدیث اسلم جے راجپوری قرآن کریم کی آیت:

﴿وَ اُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ﴾ (الانعام:۶/ ۱۹)

''اور میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ میں تمہیں اور ہر اس شخص کو متنبہ کروں جس تک یہ پہنچے۔'' اور آیت:

﴿قُلْ اِنَّمَاۤ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْیِ﴾ (الانبیاء:۲۱/ ۴۵)

''کہہ دیجیے کہ لوگو! میں تمہیں وحی کے ذریعے متنبہ کرتا ہوں۔''

سے استدلال کرتے ہیں۔

لکھتا ہے کہ سرمایہ انذار صرف وحی اور قرآن ہے، لوگوں کو ڈرانے کے لیے قرآن ہی وحی کیا گیا ہے، اسی کو نبی کریم ﷺ نے لکھوایا اور یاد کرایا ہے۔

جواب: ان آیات کا مفہوم یہ ہے کہ یہ قرآن اللہ کی طرف سے وحی کیا گیا ہے تاکہ رسول اللہ ﷺ اپنی امت کو اللہ کی نافرمانی سے ڈرائیں۔ مگر اس میں یہ صراحت کہاں ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر قرآن کے علاوہ دوسری کوئی چیز نازل نہیں کی گئی۔ قبل ازیں یہ بحث گزر چکی ہے کہ اللہ نے قرآن کے علاوہ بھی مزید چیز آپ ﷺ کی طرف نازل کی ہے جسے حکمت، حدیث، سنت کہا گیا ہے۔

اسی طرح دوسری آیت میں قرآن کی بجائے وحی کا لفظ ہے۔ قبل ازیں یہ بحث بھی گزر چکی ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ پر وحی جلی کے علاوہ وحی خفی بھی نازل ہوتی ہے۔ اسی کو سنت، حدیث کا نام دیا گیا ہے اور اس پر امت اسلامیہ کا اجماع ہے۔

مغالطہ (۲۰) اللہ نے حفاظت حدیث کا ذمہ نہیں لیا

﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾ (الحجر:۱۵/ ۹)

''بے شک ہم نے ہی اس قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''

منکرین حدیث کا اس آیت سے استدلال یہ ہے کہ اللہ نے صرف قرآن کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حفاظت کا وعدہ کیا ہے، سنت وحدیث کی حفاظت کا وعدہ نہیں کیا۔ اگر یہ بھی قرآن کی طرح دلیل وحجت ہوتی تو قرآن کی طرح اس کی بھی حفاظت کا ذمہ لیا جاتا۔

نزلنا الذکر میں الذکر سے مراد قرآن اور اس کی تعریفی حدیث بھی ہے۔

جواب: اللہ نے جس ''ذکر'' کی حفاظت کا وعدہ کیا اور ذمہ لیا ہے، اس کا اطلاق صرف قرآن پر ہی نہیں بلکہ اللہ کی اس پوری شریعت پر ہوتا ہے جسے اللہ نے نازل کیا ہے جیسا کہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (الانبیاء:۲۱/ ۷)

''اگر تمہیں علم نہ ہو تو اہل ذکر سے دریافت کر لیا کرو۔''

یہاں ''اہل الذکر'' سے وہ لوگ مراد ہیں جو اللہ کی شریعت اور اس کے دین کے عالم ہیں۔ باقی رہی بات حفاظت حدیث کی تو اللہ نے جس طرح قرآنِ کریم کی حفاظت کی اور کرائی ہے اسی طرح حدیث کی بھی اس نے حفاظت کی اور اپنے بندوں سے یہ کام کرایا ہے۔ امام ذہبی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ ہارون الرشید نے ایک زندیق کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو وہ بولا: آپ لوگ مجھے تو قتل کر دیں گے مگر وہ ایک ہزار احادیث جو میں نے از خود وضع کر کے لوگوں میں پھیلا رکھی ہیں ان کا کیا کرو گے؟ تو ہارون الرشید نے کہا، ارے اللہ کے دشمن! اس امت میں ابن المبارک رحمہ اللہ اور ابواسحاق فزاری رحمہ اللہ جیسے خدامِ دین اور اہل علم موجود ہیں، وہ ان احادیث کو تحقیق کی چھلنی میں سے گزار کر صحیح وباطل کو الگ الگ کر دیں گے۔

امام ابن المبارک رحمہ اللہ سے کہا گیا کہ دشمنانِ دین نے بہت سی احادیث وضع کر کے لوگوں میں پھیلا رکھی ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: ان کی چھان پھٹک اور تحقیق کرنے کے لیے ماہرین موجود ہیں۔[1]

---

[1] تهذيب التهذيب، ص:۱۵۴۔ فتح المغيث، ص:۱۰۹۔ السنة ومكانتها، ص:۱۵۶۔

المکتبۃ الرحمانیہ ... ۹۹ ... جے ماڈل ٹاؤن لاہور
نمبر ....

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہماری دیگر کتب

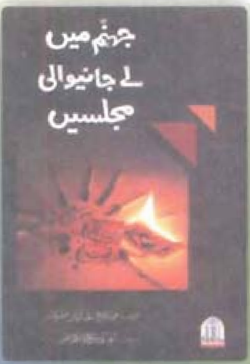

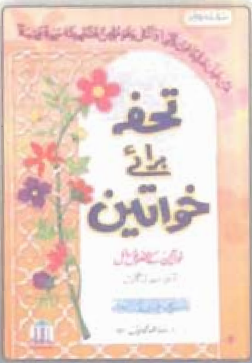

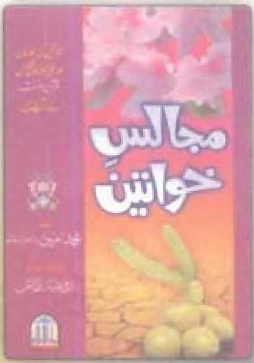

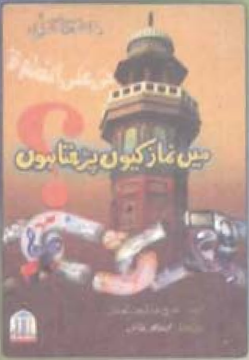

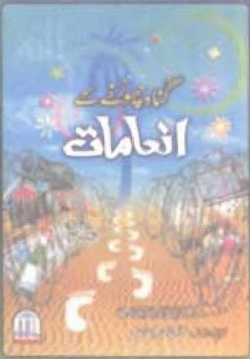

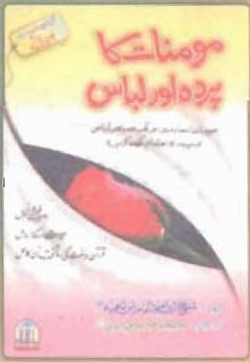

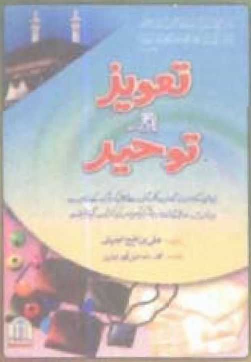

دارُالابلاغ

کتاب و سنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ

DARULIBLAGH